GOLABI

Novel agency

(۳۶)

پیر حسام الدین امیرا کدل کشمیر

دی کشمیر ناول ایجنسی

نام گلابی

مصنف

نمبر کتاب

قیمت

5/0

پروپرائٹر

پیر حسام الدین جنرل مرچنٹ امیرا کدل کشمیر

ناول

گلابی فریب

مصنفہ

بابو عبدالعزیز صاحب دینانگری۔

در مطبع نولکشور [illegible] پریس [illegible]

متفرق کتابین

مجموعہ کشتہ جات مصنفہ حکیم غلام قادر صاحب لاہوری عجیب طاقت بھرے کشتے خدائے سب بنائے ہین قیمت اصلی ١ہر - رعایتی ٢ر کہ چند دون مین زر کندن یہ کرین جسم النسانی -

رہبر ہارمونیم مصنفہ ولی محمد صاحب جمعدار ملٹری ورکس کپور تھلہ جناب اگر اس کتاب کو ایک نظر سے دیکھ لین تو فوراً باجہ بجانے لگ جاوین گے ایسی ایسی اعلےٰ غزلین جو کسی مجلس مین جاوین تو واہ وا ہو - دوسرا ایڈیشن ہے قیمت اصلی عہ رعایتی ٨ر -

پھول پٹاری ایک اخلاقی ناول عورتون کے پڑھنے کی قابل - نصیحت آمیز اور ہر دل عزیز ناول ہے حجم ٢٢٨ صفحے قیمت اصلی ایک روپیہ رعایتی ١٢ر -

مہابھارت مصنفہ اُفق دوار کا پرشاد صاحب قیمت ٥ عہ رعایتی ٥عہ

پریم دیوی - اس مین شراب خانہ خراب کی مٹی پلید کر کے دکھائی ہے - کہ ایک نظر ناول کے دیکھ لینے سے شراب چھوٹ جائے قیمت ١ر

قرابادین قادری علم طب کی نایاب کتاب چھاپہ نفیس کاغذات اعلےٰ خوشخط قیمت ١٢ر -

یوگ بششٹ اردو کامل مصنفہ ہر دیو کرت قیمت رعایتی ایکروپیہ آٹھ آنہ (دیڑھ) پورے چھ پیر کرن -

فسانہ آزاد مکمل مصنفہ پنڈت رتن ناتھ سرشار لکھنوی قیمت جلد اول عہ جلد دوم ٣ جلد سوم ٣ جلد چہارم ٣ -

اُردو گرنتھ صاحب قیمت مجلد صرف سات روپیہ کر دی ہے دعہ

المشتہر

بھائی دیا سنگھ اینڈ سن تاجران کتب لوہاری گیٹ لاہور

انٹروڈکشن

انسان کو چاہیے دنیا مین رہکر عقل اور سوچ سے کام لے بے سوچے سمجھے کسی کام مین ہاتھ نڈالے اور یہ بھی لازم ہے کہ ہر ایک شخص کو اپنا دوست فرض نکرلے جب تک دوستی کا ہر ایک پہلو نہ آزمالے اور جو شخص اسکے برخلاف کرتا ہے ضرور نقصان اُٹھاتا ہے اور آخر کو پشیمان ہوتا ہے ہم نے اپنے ہم جنسون کے سامنے ثبوت کے طور پر چند حالات جمع کر کے ناول کے پیرایہ مین پیش کر دئے ہین ان پر عمل کرنا یا نہ کرنا آپ صاحبان کے اختیار مین ہے ؎

بقلم خود
عبد العزیز صاحب

باب پہلا

پھر کب ملاقات ہوگی

آمنہ۔ کیا اب مجھے اجازت ہے۔

یوسف۔ ہائے کس دل سے کہوں۔

آمنہ۔ نہیں پیارے بہت دیر ہوئی ہے اب مجھے جانا چاہیئے۔

ی۔ اوئی توبہ۔ اتنی جلدی ذرا توٹھیرو۔

ا۔ پیارے اگر دیر ہوگئی ہو تو....

ی۔ تو کیا کوئی خفا ہوگا۔

ا۔ خفا نہین ہوگا تو اور کیا۔

ی۔ کون خفا ہوگا۔

ا۔ میرا والد تو ایسا مغلوب الغضب آدمی ہے کہ ذرا سی بات پر اسے غصہ آجاتا ہے کہ مرنے مارنے پر تیار ہو جاتا ہے۔

ی۔ آپ کے والد صاحب کا نام کیا ہے۔

ا۔ مجھے نام لیتے شرم آتی ہے۔

ی۔ شرم کیسی۔

ا۔ چونکہ مین نے اپنے والد صاحب کا نام کبھی نہین لیا اسلیئے ذرا شرم سی معلوم ہوتی ہے

ی۔ شرم کو اسوقت اُتار دو نان۔

ا۔ تمہارے اصرار کرنے پر مین بتا دیتی ہون لیکن اسکے پیشتر ان کا نام مین نے کبھی نہین لیا۔

ی۔ آپکی بڑی مہربانی۔

ا۔ اُنکا نام غلام محمد ہے۔

ی۔ کیا کام کرتے ہین۔

ا۔ بہت سے کام کرتے ہین۔

ی۔ بہت سے کیا معنے۔

ا۔ یعنی آپ تو شالبافی کرتے ہین اور ایک شخص حلوائی کی دوکان کرتا ہے اور اسی طرح دو تین آدمی نوکر رکھے ہوئے ہین۔

ی۔ ٹھیکہ دار ہوئے نان۔

ا۔ ٹھیکہ دار تو نہین مگر......

ی۔ مگر سے یہان کیا معنے۔

ا۔ دوکاندار ضرور ہین۔

ی۔ مین نے اُنکی شکل آجتک نہین دیکھی

ا۔ اُنکی شکل دیکھکر کیا کروگے۔

ی۔ جب مین اُنکی صورت دیکھونگا تو

تو اپنے آپ کو ہفت اقلیم کا بادشاہ
فرض کرونگا۔
ا۔ اگر یہ بات ہی تو انکی تشکل آج ہی
مین آپکو دکھا دیتی ہون۔
ی۔ نہین آپ میرا مطلب نہین سمجھے
ا۔ آپکا مطلب کیا ہے
ی۔ (مسکراکر) میرا مطلب ذرا پیچیدہ ہے
اگر ذرا سی غور کرو تو فوراً ہی۔۔۔۔
ا۔ (شرماکر) ہان مین آپکا مطلب سمجھ گئی
ہون۔
ی۔ تم ہی انصاف کرو کہ کیا پھر مین
ہفت اقلیم کا بادشاہ نہ ہونگا۔
ا۔ (شرماکر) ہنسی مت کرو۔
ی۔ قسم خدا کی مین ہنسی نہین کرتا بلکہ
سچ کہہ رہا ہون۔
ا۔ آپ جھوٹ بولتے ہین۔
ی۔ مین کبھی جھوٹ نہین بولتا بلکہ جو
بات کرتا ہون سچ کرتا ہون۔
ا۔ (مسکراکر) اگر جھوٹ نہین بولتے تو یہ بتاؤ
کہ ہفت اقلیم کے بادشاہ کیونکر ہوئے
ی۔ (ہنسکر) آؤ میری بھولی بھالی آمنہ یہ
بات تو بہت ہی سہل ہے۔
ا۔ اگر سہل ہی تو بتاؤ بھی نان۔

ی۔ سنو آپکی خمدار ابرو ایک اقلیم یہ آپکی
تیر مژگان دوسری اقلیم آپکی آہو مثال
آنکھین تیسری اقلیم آپکا گورا اور گلابی
چہرا چوتھی اقلیم آپکے قبا مالیدہ نازک
نازک ہاتھ پانچوین اقلیم آپکے سیاہ لمبے
لمبے بال اور نورانی پیشانی چھٹی اقلیم اور
پتلی کمر ساتوین اقلیم۔
(آمنہ کا ہاتھ پکڑکر) کیون پیاری ہوئے نان۔
ا۔ (شرماکر) کیا اب مین جاؤن؟
ی۔ میرا دل نہین مانتا۔ کہ آپکو اجازت دون
ا۔ تمہارا دل تو کبھی نہین مانیگا۔
ی۔ کیا تم غیب کا حال جانتی ہو۔
ا۔ غیب کا علم تو نہین جانتی مگر۔۔۔۔۔
ی۔ مگر کیا۔
ا۔ آپکی گفتگو حرکات وسکنات سے ظاہر
ہو رہا ہے۔
ی۔ راوبچی ہے پھر کب ملاقات ہوگی
ا۔ جب خدا نے چاہا
ی۔ (چونک کر) نیچے کون بول رہا ہے۔
ا۔ جھانک کر دیکھ لو۔
ی۔ (جھانک کر) اوئی تو یہ بابو احمد ہے
یہ اسوقت کہان۔
ا۔ مین اب جاتی ہون۔

ی۔ دوسرے راستہ سے نکل جاؤ۔
آواز۔ بابو محمد یوسف صاحب۔
ی۔ اوپر آجاؤ بابو صاحب۔
احمد (اوپر آکر) اسلام علیکم۔
ی۔ وعلیکم السلام مزاج شریف۔
ا۔ شکر ہے۔
ی۔ بیٹھ جاؤ بابو صاحب۔
ا۔ (بیٹھکر) بھلا یہ تو کہو کہ آپ نے بت پرستی کہنان سے سیکھی۔
ی۔ (شرماکر) بت پرستی کیسی؟
ا۔ یہ ملاقاتی گفتگو کس سے کر رہے تھے
ی۔ ملاقاتی گفتگو سے آپکا کیا مطلب ہے۔
ا۔ یہ کس کو کہہ رہے تھے کہ کب ملاقات ہوگی۔
ی۔ (مسکراکر) کسی کو بھی نہین۔
ا۔ جھوٹ کیون بولتے ہو مین سمجھ گیا ہون یہان کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہے
ی۔ خیر ایسی بات کو جانیدو کوئی اور بات کرو۔
ا۔ آج مین تمہین ایک خوشخبری دینے آیا ہون مگر......

ی۔ مگر کیا؟
ا۔ مگر اب نہین بتاؤن گا۔
ی۔ کیون نہین بتاؤ گے۔
ا جب تک آپ یہ بات نہ بتائینگے مین بھی نہین بتاؤنگا؟
ی۔ اتنی جلدی کاہیکی پڑی ہے۔ کسی وقت تخلیہ مین بتادونگا؟
ا۔ مین آپکا اعتبار کیونکر کرون۔
ی۔ توبہ توبہ اتنی بدگمانی۔
ا۔ بدگمانی کی کوئی حد بھی ہے
ی (ذرا مسکراکر) آپ وہ خوشخبری سنائین
ا۔ آج مین سکول مین گیا تھا وہان جاکر پرنسل سے دریافت کیا کہ آیا ایف اے کا رزلٹ آیا ہے یا نہین تو پرنسپل نے مجھے ایف اے کا ریزلٹ دکھلایا جب مین نے ریزلٹ کو ملاحظہ کیا تو بہت ہی خوش ہوا کیونکہ آپکا میرا اور بابو عبدالرزاق کا نام پاسون کی فہرست مین تھا؟
ی۔ کیا سچ کہہ رہے ہو؟
ا۔ مین قسمیہ سچ بول رہا ہون۔
ی نہین تم مجھے جھٹلا رہے ہو۔
ا۔ خدا کی قسم مین سچ کہہ رہا ہون اگر یقین نہین آتا تو خود جاکر اپنی آنکھون سے

دیکھ آؤں چلو مین بھی آپکے ساتھ چلتا ہون
ی - جانیکی کیا ضرورت ہی مجھے اب
یقین آگیا ؟
ا - اب آپکی کیا صلاح ہے ؟ آگے
پڑھو گے یا نہین -
ی - میری مرضی تو یہی ہے کہ بی اے
تک لیاقت حاصل کردن مگر . . . . .
ا - مگر کے کیا معنے
ی - والد صاحب ایک دن کہتے تھے
کہ اگر تم ایف اے مین کامیاب ہوگئے
تو مین تمکو رُڑکی بھیجون گا -
ا - ہین یہ اُنکی غلطی ہے اگر رُڑکی جانا
بھی ہوا تو بھی بی اے کی ڈگری حاصل
کرکے جانا چاہیے -
ی - خیر یہ تو اُنکی مرضی پر منحصر ہے
ا - اگر تم نہ جاؤ گے تو کیا وہ زبردستی
بھیج دینگے -
ی - شاید
ا - (قہقہہ لگاکر) وارے میان عقل کے
پتلے کیا اُن میں اتنی طاقت ہے
کہ تم کو زبردستی بھیج دین ؟
ی - اتنی طاقت تو اُن مین ہے مگر
مجھ مین بھی اتنی طاقت نہین کہ اُن کے
سامنے جواب دون -
ا - تم بھی عجب طرح کے آدمی ہو -
ی - وہ کیون -
ا - کیا آپکا باپ کوئی غول بیابانی ہے
جو آپ اسکے سامنے کلام نہین کرسکتے
ی - ایسے فحش کلمات مت بولو جی -
ا - کیا یہ فحش کلمہ ہے !
ی - فحش نہین تو اور کیا ہے !
ا - خیر جی مین آپ کو خوشخبری دینے
آیا تھا اب جاتا ہون -
ی - اتنی جلدی -
ا - تیار ہوکر - لو صاحب تسلیم -
ی - تسلیم

پھر بابو احمد تو چلے گئے مگر یوسف دریائے
تفکر مین غوطہ زن ہوا اور ان باتون کو
دوبارہ اپنے دل مین دوہرانے لگا جو
آمنہ سے دوران گفتگو مین ہوئین تھین
لیکن ابھی یوسف کو اسطرح بیٹھے دس
منٹ بھی نہ ہونے پائے تھے کہ ملّا جی
یوسف کا نوکر اوپر آئے اور اسطرح مخاطب
ہوئے

م - بابو صاحب -
ی (چونک کر) کیون -

م - یہ لو آپ کا خط -
ی - کہاں سے لائے ہو -
م - بابو عبدالرحیم کے نوکر نے مجھے رستہ
مین دیا تہا -
ی - (ہاتھ بڑہاکر) لاؤ کون سا خط ہے
م - (خط کو دیکھکر) یہ لو ذرا اونچی پڑھنا
ی - (خط چاک کرکے) مضمون تو بہت
مختصر ہے -
م - اِدھر اُدھر کی باتون مین زیادہ
وقت نہ گنواؤ - خط تو پڑہو -
ی - نہین کاہیکی جلدی پڑی ہے
م - قصور معاف غلطی ہوئی ہو مجہسے
ی - مجھے یہ بک بک اچھی نہین لگتی اگر
ایسا ہی ہوا تو مین تم کو موقوف کردونگا
م (ہاتھ جوڑکر) ابکے معاف کردو پھر
ایسا نہین کرونگا -
ی - (بڑے غصہ سے) جاؤ نیچے جاکر
بیٹھو -
پھر اجی نیچے اُتر گئے اور بابو محمد یوسف
خط کو یون پڑہنے لگے -

جناب مکرمی بندہ

تسلیم - چونکہ میرے ہان آج پسر نیک
اختر پیدا ہوا ہے اور مین نے چند احباب
کی دعوت کی ہے اِسلئے آپکو لازم ہے
کہ ضرور آج رات کے ۸ بجے غریب خانہ پر
تشریف لاکر فقیر کی عزت کو رونق بخشیں -

آپ کا نیازمند
عبدالرحیم

(زور سے) ملاجی او ملاجی -
م حضور -
ی - وقت دیکھو کیا ہے -
م جناب ساڑھے بارہ بجکر دس منٹ اوپر
ہوگئے ہین
ی - (مسکراکر) اُلٹ پلٹ اور پیچدار
جواب دیتا ہے -
پھر یوسف ایک اخبار دیکھنے مین مشغول
ہوا مگر دل کب مانتا تھا کبھی اخبار کو پڑھنے
لگ جاتا - اور کبھی پھر رکھہ دیتا تھا غرضیکہ
اِسی حالت مین ہم اُس کو چھوڑتے ہین -

باب دوسرا

جتنا جی چاہے ستالے ستم ایجاد مجھے
مثل تصویر ہوں آتی نہیں فریاد مجھے

چھیڑ چھاڑ

چار بج گئے ہیں دن ڈھلتا جا رہا ہے شام کی آمد آمد ہے ہر طرف سے تنہائی صورت نظر آتی ہے بڑے عالیشان درختوں پر خزاں کا ہاتھ صاف ہو گیا ہے پتہ اس طرح معلوم ہوتے ہیں گویا ابھی سنار سنہرے پتر بنا کر گیا ہے خشک پتوں پر ڈھلتے ہوئے دن کی دھوپ عجب سماں دکھلا رہی ہے سبزی کا نام و نشان تک بھی نظر نہیں آتا ہر طرف زردی ہی زردی برس رہی ہے کف میدانوں پر سوکھے پتوں اور گر درخت ٹہنیوں کا فرش بچھا ہوا ہے بلکہ بعض حمیدہ ستھے جن پر اس نے ابھی ابھی گوہر افشانی کی تھی۔ بالکل خشک اور ٹیڑھے ہو گئے ہیں اور ہر درخت جو کبھی اپنی جوانی کے وقت سبز مخمل کے لباس پہنے ہوئے تھے اب خدا جانے کسی خطا پر برہنہ کر دئے گئے تھے اور اپنی گذشتہ خوشحالی کی یاد میں ہاتھ پھیلائے پریشان کھڑے ہیں ادھر جب مویشی جوان روپوش راستوں سے گذرتے ہیں تو خشک پتوں کی کھڑکھڑاہٹ پازیب کی سی جھنکار معلوم ہوتی ہے اسوقت لاہور کے کسی مکان کے ایک کمرہ میں دو جوان لڑکیاں بیٹھی گفتگو کر رہی ہیں

اول آمنہ آج تم اداس کیوں ہو۔

آمنہ تم کسطرح جانتی ہو کہ میں اداس ہوں۔

ا صغرا تم ہمیشہ میرے سر پر جھوٹ ہی نکالتی رہی ہو

صغرا خدا کی قسم میں سچ کہہ رہی ہوں۔

ا۔ اگر روز ایسا سچ بولتی رہی تو امید کہ آسمان کے تارے توڑ دوگی۔

ص میں یا آپ۔

آ۔ آپ۔

ص بھلا یہ تو بتاؤ کہ آپکا رنگ کیوں زرد ہوتا جاتا ہی۔

ا۔ دشمن مگر میرا رنگ تو زرد نہیں ہوتا۔

آپکا ہوتا ہوگا۔

ص بھلا شرماتی کیوں ہو۔

ا۔ زیادہ بک بک نکرو

ص دیکھا سچ بات سبکو کڑوی معلوم ہوتی ہے۔

ا۔ مین نہین جانتی کہ تم کس بات کو سچ بتا رہی ہو۔

ص ہاں کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہے

ا۔ سر نہ کھاؤ جاؤ اپنا کام کرو مجھے ایسی چھیڑ چھاڑ پسند نہین آتی۔

ص اب مین تمہین بری لگتی ہون۔

ا۔ بری تو نہین لگتی مگر......

ص مگر کیا؟

ا۔ مگر یہ آپ کی چھیڑ چھاڑ بری معلوم ہوتی ہے

ص کیون۔

ا۔ میرا دل ایسی گفتگو سے بیزار ہوتا ہے

ص بیزار کے کیا معنے۔

ا۔ معنے کسی عالم سے جاکر پوچھو مجھے معنے نہین آتے۔

ص مین تو کسی عالم کی واقف بھی نہین ہون۔

ا۔ اگر واقف نہین ہو تو واقف کرنا تو جانتی ہو ناں۔

ص مجھے تو واقف کرنیکا طریقہ بھی نہین آتا۔

ا۔ واقف کرنیکا طریقہ مین بتا دیتی ہون

ص ہاں ضرور بتائیے۔

ا۔ تمہاری آہو مثال آنکھوں ہرن جیسی چوکڑیوں۔ گلابی رخساروں۔ موتی جیسے دانتوں کے آگے ایک عالم کیا ہزار عالم کچھ چیز نہین۔

ص آپنے یہ طریقہ برتا ہوگا۔

ا۔ (مسکراکر) مین نے یہ طریقہ کہان برتا تھا

ص کسی شریف کے دل کو گھایل کرتے کیوقت۔

ا۔ کیون جھوٹ کے پر کرتی ہو۔

ص مین یا آپ۔

ا۔ آپ۔

ص آمنہ! مجھے آپ کی گفتگو پر بڑے بڑے شک ہو رہے ہین۔

ا۔ شک کیسے۔

ص آپ کی آنکھین بتلا رہی ہین کہ آپنے کسی شریف زادے کا دل چیرا ہے۔

ا۔ آنکھون مین آنسو لاکر کیا تم عالم الغیب ہو

گئی ہاں۔ عالم الغیب تو نہیں مگر۔

ا۔ مگر کیا۔

ح۔ مگر آپ روتی کیوں ہو!

ا۔ میری مرضی۔

ح۔ کیا تمہاری مرضی ایسی ہے۔

ا۔ زیادہ بک بک مت کرو جاؤ اپنا کام کرو۔

اِتنا کہکر آمنہ نے ایسی چپ کی کہ گویا مُنہ میں زبان نہیں لیکن اصل میں چپ ہی نہیں ہوئی بلکہ وہ اُسوقت ایک بڑے موج افزا سمندر میں غوطے کھا رہی ہے یعنے کبھی یوسف کا خیال اُسے رونے پر مجبور کرتا ہے اور کبھی اُسکو خاموش ہونیکی ترغیب دینے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتا اور کبھی اِسکے پہلو میں لئے پھرتا ہے۔ اور کبھی یوسف سے باتیں کرنیکی ترغیب دیتا ہے مگر جب آنکھیں کھلتی ہیں تو بجائے یوسف کے صغرا کو اپنے پہلو میں دیکھتی ہے پھر جوش عشق سے آنکھیں بند کرلیتی ہے اور انہیں خیالوں میں غرق ہوجاتی ہے۔

ناظرین آمنہ کی اِسوقت کی حالت آپ خود سوچ سکتے ہیں ہمیں تشریح کی چنداں ضرورت نہیں مگر اتنا کہنا ہمکو لازم ہے کہ اِسوقت اِس کمرہ میں بالکل خاموشی ہے سوائے مکھی کے بھنبھناہٹ کے اور کوئی آواز سنائی نہیں دیتی مگر خاموشی بہت دیر تک نہیں رہتی کیونکہ آمنہ کی والدہ دو تین منٹ کے بعد اِس کمرہ میں آئی اور آمنہ سے یوں مخاطب ہوئی

والدہ آمنہ آمنہ اُٹھو تمہاری چچی یاد کر رہی ہے

ا۔ کون۔

والدہ تمہاری چچی زبیدہ۔

ا۔ چلو میں آتی ہوں۔

والدہ جلدی آنا۔

اِتنا کہکر آمنہ کی والدہ چلی گئی اور پیچھے آمنہ بھی اُٹھی اور ہاتھ مُنہ دھوکر چچی کے پاس جاکر یوں ہم کلام ہوئی۔

آمنہ چچی جی سلام۔

زبیدہ بیٹی جیتی رہو ماں کے کلیجہ میں ٹھنڈک رہے۔

ا۔ چچی! آج آپ بڑی مدت کے بعد آئی ہیں۔

زبیدہ عدم فرصتی کیوجہ سے آنا نہیں ہوا (آمنہ کی والدہ کی طرف مخاطب ہو کر) حمیدہ

کیا آمنہ پڑھتی بھی ہے؟
حمیدہ پڑھتی ہے۔
زبیدہ (آمنہ کیطرف مخاطب ہوکر) کون کون سی کتابین پڑھتی ہین۔
آمنہ اُردو کی دوسری۔ تیسری کتاب فسانہ عجائب گل بکاولی۔ آرائش محفل نورتن۔ طوطا کہانی۔ الف لیلہ وغیرہ وغیرہ کتابین تو اکثر دیکھا کرتی ہین۔
زبیدہ (بشت پر ہاتھ پھیر کر) بڑی پیاری لگتی ہے مجھے بہت پیاری لگتی ہے
مبارک (عورتون مین سے ایک) جس لڑکی نے اتنی کتابین پڑھی ہون اُس لڑکی کا گھر مین رہنا عقل سے بعید ہے
زبیدہ (خفا ہوکر) کیون جی یہ کس شرح مین لکھا ہے۔
مبارک آہستہ بات کرو مین ابھی آپکو سمجھا دیتی ہون۔
زبیدہ ضرور سمجھانا چاہیئے۔
مبارک اول تو لڑکی کو علم پڑھانا نہین چاہیئے اگر کوئی پڑھائے بھی تو بہت کم
زبیدہ اس بات سے آپکی یہ غرض ہوئی کہ عورت کو پڑھانا واجب نہین۔
مبارک جی ہان۔

زبیدہ آپ بھی تو پڑھی ہوئی ہین۔
مبارک مین دینی کتابین پڑھی ہوئی ہون عشقیہ نہین۔
زبیدہ۔ تو کیا یہ عشقیہ ہین
مبارک۔ کون سی۔
زبیدہ۔ یہی الف لیلہ آرائش گل بکاولی وغیرہ۔
مبارک خوب عشقیہ نہین تو اور کیا۔
زبیدہ۔ اس بات کی تائید تو مین بھی کرتی ہون کہ عورت کو عشقیہ کتابون سے پرہیز چاہیئے۔
مبارک۔ جس لڑکی نے الف لیلہ پڑھی ہو وہ گھر مین کبھی نہین رہیگی ضرور ایک نہ ایک دن دھوکہ دیگی!
ناظرین یہ بھی ایک پیشین گوئی سمجھنا!
زبیدہ جو کچھ کہتی ہو سچ کہتی ہو (آمنہ کیطرف مخاطب ہوکر) آمنہ تم کیون چپ ہو گئی ہو جاؤ جاکر بیٹھو۔
پھر آمنہ اُٹھکر چلی اور ایک عمدہ پلنگ پر لیٹ کر من کے لڈو پھوڑنے مین مشغول ہوئی!

باب تیسرا

ایک طوائف کا مجرا

اقبال جان۔ شام فراق مین جو سیاہی بلا کی ہے
رنگت کچھ اسمین آپکی زلف دوتا کی ہے

شام فراق مین۔

طبلچیہ۔ دھم۔ دھم دھم۔
کب تک تری جدائی کے صدمے اٹھائے دل
ہر روز کے ستم کی کہان تاب لائے دل

شام فراق مین۔

سازندہ۔ رین۔ رین۔ رین۔
درپیش آرہا ہے یہ آغاز عشق مین۔
آخر کو دیکھئے مجھے کیا کیا دکھائے دل

شام فراق مین۔

اقبال جان۔ مکتوب کا جواب بھی لکھنا نہ آپنے
تعلیم کیا ہی یہ رسم وفا کی ہے

ہان جی شام فراق مین۔

طبلچیہ۔ ہنستے ہو میرے حال کیا جانے رحم
اللہ اسطرح نہ کسی کا پھنسائے دل

سازندہ۔ دیوانہ کوئی کہتا ہے وحشی کو مجھے
سب کچھ سنینگے شکر ہے جو کچھ سنائے دل۔

اقبال جان۔ مرتے ہین جنکے ہجر مین وہ دم توڑ کر
لو وہ بھی آگئے یہ عنایت خدا کی ہے
دل کی خرابیون سے اُجاڑ مین ہین۔
اُجڑا چمن تو اور ہی حالت ہوا کی ہے

ہان جی شام فراق مین۔

طبلچیہ۔ لائی ہے پیچ مین یہ ہزارون کو بیگناہ
پھندے لیئے زلف یار کے خالق بچائے دل

ہان جی شام فراق مین۔

سازندہ۔ تا چند سنگدل یہ دل آزاریان تری۔
رنجیدہ اس قدر نہین کرتے پرائے دل

ہان جی شام فراق مین۔

اقبال جان۔ بوسہ جو مانگتا ہون چھپا لیتے ہین وہ منہ
گویا شب وصال مین صورت حیا کی ہے

احمد۔ بی اقبال جان تو بلبل ہزار داستان
کیطرح گُل فشانی کر رہی ہے۔

عبدالرزاق۔ واقعی کوئل کیطرح کوک رہی ہے

یوسف۔ سبحان اللہ بہت عمدہ گاتی ہے

عبدالرحیم۔ تعریف گھر سوتے وقت کر لینا
سنو وہ کیا کہہ رہی ہے۔

اقبال جان۔ پامال کر کے دل کو خاک مین ملا دیا
کچھ انتہا بھی آپکے جور و جفا کی ہے

ہان جی شام فراق مین۔

طبلچیہ۔ جو کچھ ستم کرو وہ سزاوار ہے ہمیں
قابل اسی کے ہم ہیں یہی ہے سزا دل
ہان جی شام فراق ہیں۔

اقبالجان۔ عاقل کو بعد مرگ ملے کیون یہ زندگی
تاثیر آب تیغ مین آب بقا کی ہے
ہان جی شام فراق مین۔

سازندہ۔ ہیو جہ آنکھ آپنے عالم سے پھیر لی
خون جگر نہ آنکھوں سے کیونکر بہائے دل
ہان جی شام فراق مین جو سیاہی بلا کی ہے

ناظرین سبکچھ سمجھے بھی کہ یہ مجرا کہان ہو رہا تھا۔ وہی ہے نان عبدالرحیم کے لڑکے کی خوشی کیوجہ سے آج اُنکے چند دوست بابو محمد یوسف بابو احمد اور اور میان عبدالرزاق تشریف لائے ہوئے ہین جب مجرا ختم ہوگیا تو چارون دوست ایک عمدہ اور آراستہ بیٹھک مین آ بیٹھے۔

احمد یہ مجرا بھی یاد رہیگا۔

عبدالرزاق۔ ناہ کیون ہنین بی بی اقبال جان ہمہ صفت موصوف ہین۔
پھر ان کی دعوت لازم آئی۔
ضرور بالضرور۔

یوسف دعوت کے کیا معنے۔

عبدالرزاق تم کو ان معنون سے کیا غرض۔

عبدالرحیم ایسی واہیات گفتگو کو جانیدو کوئی اور قسم کی بات چیت کرو۔

احمد ہان خوب یاد آیا بابو صاحب وہ بات اسوقت بتاؤ۔

یوسف۔ کونسی بات؟

احمد وہی آپکی معشوقہ والی۔

یوسف واہ آپنے بھی عمدہ وقت بتایا ہے۔

احمد ہم تو ابھی سنینگے۔

عبدالرزاق۔ توقف کیا ہے سناد و پھر۔

یوسف جسدن بھائی عبدالغفور کی سگائی ہوئی تھی اُس دن سب رشتہ دار خویش اقارب ہمارے ہان آئے تھے اور جب سگائی ہو چکی تو سب اپنے اپنے گھرون کو سدھارے مگر جو بہت ہی قریب کے رشتہ دار تھے وہ ایک شب کے لئے ہمارے ہان ہی ٹھیر گئے جب کھانے وغیرہ سے فراغت ہوئی تو مین اپنے کمرے مین جاکر کسی کتاب کا مطالعہ کرنے لگا۔ کوئی ۱۲ بجے ہونگے کہ بہن سکینہ میرے کمرہ مین آئی اور کہنے لگی کہ بھائی اتنی دیر تک نہ بیٹھا کرو۔

میں۔ ابھی تو بارہ بجے ہیں اور سات
گھنٹہ رات باقی پڑی ہے۔
سکینہ۔ اتنی دیر تک نہ بیٹھا کرو دن
بہت خراب ہیں۔
میں۔ اچھا تم جاؤ میں لیٹ جاتا ہوں
پھر سکینہ کے چلے جانے کے بعد میں
پلنگ پر لیٹ گیا اور جب صبح ہوئی
اور روشنی کچھ دھم سے نمودار ہوئی
تو میں نے منہ سے چادر کو اٹھایا
اور ادھر ادھر دیکھنا شروع کیا لیکن
معلوم ہوا کہ ابھی رات ایک گھنٹہ
باقی ہوگی میں پھر لیٹ گیا مگر اب
نیند کہاں تھی ادھر کروٹ بدلتا کبھی ادھر
غرضیکہ اسی طرح دس پندرہ منٹ
گذر گئے لیکن جب میں دوبارہ اٹھنے
لگا تو میرے کان میں چھن چھن کی آواز
آئی میں تو آواز سنکر بچھلا ہوگیا۔ بعد ایک
دو منٹ کے کسی نے میرے شانہ کو
ہلایا اور ساتھ ہی یہ بھی کہا اوئی توبہ
اتنی نیند بہین صفرا دن آگیا میں کلمہ
پڑھتا ہوا اٹھ بیٹھا اور اس جگانیوالے
کو غور سے دیکھنے لگا لیکن نظر کب ٹہرتی
تھی جو کچھی میں نے اسکی شکل دیکھی

میری آنکھوں میں چکا چوند سی آگئی
اور بدن میں ایک سنسنی چھاگئی ہات
پاؤں پھول گئے منہ میں طاقت
گویائی نہ رہی غشی کا عالم ہوگیا ادھر
میری تو یہ حالت ہوئی اب ادھر کی
سنیئے جب اسنے میری صورت دیکھی
تو دم دبا کر بھاگنے لگی میں نے اپنے
منہ سے اتنا کہا جناب مجھے کس کے
حوالے کئے جاتے ہو وہ خاموش
رہی جب میں نے دوبارہ یہی بات
کہی تو اسی نے میری طرف دیکھکر
صرف اتنا جواب دیا۔
وہ۔ خدا کے حوالے۔
میں۔ منہ دکھا کر چھپا لینا اسکو نہیں کہتے
دل لگا کر ہٹا لینا وفا اسکو نہیں کہتے
وہ۔ ہاتھ سے اشارہ کرکے جناب صبر
کرو۔
میں۔ ذرا ٹھہرو اور اسکا ہاتھ پکڑکر اپنا
نام ونشان تو بتاتے جاؤ۔
وہ۔ پھر کبھی بتاؤں گی۔
میں۔ خدا جانے کب ملوگی تم جھوٹ
بکتی ہو۔
وہ۔ میں سچ کہتی ہوں انشاءاللہ میں

بہت جلد ملو نگی -

مین - اگر اب بتا دو تو تمہارا کیا ہرج ہے

وہ - ہرج تو کوئی نہین مگر -

مین - اگر مگر کو اسوقت رہنے دو اصل

بات بتا دو -

وہ - پہلا تم اپنا نام بتاؤ -

مین - کوئی ٹھکانا نہین ہم بے ٹھکانون کا

کیا نام پوچھتی ہے ہم بے نشانون کا

وہ - یہ مخول فقیرون سے اچھا نہین

مین - چہ خوش کیا آپ بھی فقیر ہین -

وہ - فقیر نہین تو اور کیا !

مین - پھر نام تو بتاؤ !

وہ - فقیرون کے نام سے کیا فائدہ -

مین - دل کی تسکین !

وہ - اگر کسی اور طرح تسکین ہو جائے تو پھر

مین - آپکی مہربانی -

عبدالرزاق - یہ نہ کہدیا کہ شفقت مادرانہ -

ی - تو بہ کرو یہ آپکا حصہ ہے !

عبدالرحیم جانیدو یار تمنے مزا کرکرا کر دیا

اچھا جی پھر -

... - ایک مین بات بتاتی ہون وہ مانون

مین - بہت بہتر -

وہ - اپنا نام و نشان کاغذ پر لکھدو -

مین - اسکو کیا کرو گی -

وہ - مین اپنا نام تمہین خط کے ذریعہ بتاؤ نگی -

مین - اتنا لمبا چوڑا قصہ کرنیسے کیا فائدہ -

وہ - میری مرضی -

مین - اگر اب بتا دو تو کیا تمہارا اسمین کوئی

ہرج ہے -

وہ - ہرج تو نہین مگر . . . .

مین - مگر کیا -

وہ - اس طرح مجھے شرم آتی ہے -

مین - شرم کیسی -

وہ - وہ شرم میرا دل ہی جانتا ہے -

کسی کو خبر نہین -

مین - مین بغیر نام پوچھے کبھی نہ چھوڑونگا -

وہ - پہلے تم اپنا تو نام بتاؤ -

مین - میرا نام محمد یوسف ہے -

وہ - آپکے باپ کا نام -

مین - انکا نام عبدالجبار ہے تم اپنا

نام بتاؤ -

وہ - میرا نام آمنہ ہے -

مین - کیا پیارا نام ہے یہی جی چاہتا ہے

کہ ہر وقت نام ہی لیتا رہون -

وہ - ہنسی مت کرو -

مین - مین ہنسی نہین کرتا بلکہ سچ کہہ رہا ہون

وہ۔ میرا نشان پوچھکر کیا کرو گے

مین۔ شاید کبھی آپکے پاس آنیکا موقع پڑے۔

وہ۔ یوسف کیا تم سچ مچ مرے عاشق صادق ہو۔

احمد۔ آپنے کہانی بھی طوطا کیطرح نوک زبان کی ہوئی ہے۔

ع۔ ہان جی پھر آگے آپنے کیا جواب دیا

یوسف۔ مین ہان پیاری دل وجان سے عاشق ہون

وہ۔ اچھا پیارے پھر مین آج سے تمہاری ہی ہوئی۔

مین۔ اپنا نشان بتاؤ۔

وہ۔ میرے نشان کو کیا کروگے یا مین جو کہتی ہون کہ خود حاضر خدمت ہوا کرونگی

مین۔ بھلا یہ بتاؤ کہ آج تم کسطرح یہان آئین۔

احمد۔ (باہر کیطرف دیکھکر) آؤ میان جی

عبدالرحیم۔ کون ہے۔

ا۔ وہی آپکے یار غلام محمد صاحب

عب۔ آئیے آئیے۔

غلام محمد۔ اسلام علیکم۔

عب۔ وعلیکم السلام حضرات تشریف

غ۔ تشکر ہے۔

عب۔ کیا کوئی ضروری کام ہے جو آپنے تکلیف دی۔

غ۔ بہت ہی ضروری۔

ی۔ لو بابو صاحب تسلیم۔

عب۔ چلیے۔

ی۔ جی ہان۔

پھر سب اٹھکر چلے گئے۔ محمد یوسف تو اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا مگر عبدالرزاق اور احمد حسن کا اس ناول سے بڑا تعلق ہے باتین کرتے ہوئے ایک ویران سڑک پر جاتے دکھائی دئے

باب چوتھا

طبیعت کوئی دن مین بھر جائیگی۔
چڑھی ہے یہ آندھی اتر جائیگی۔

خلاصہ

اسوقت چاندنی کھلی ہوئی ہے اور رات کچھ بہت نہین گذری ہے لاہور کے بازار کی دوکانون مین ابھی تک رونق بھی ہے

که گندہ بیچ سے گندہ چھلتا ہے
ہر طرف سے حلوائیوں کنجڑوں میوہ فروشوں
کی دلکش صدائیں آرہی ہیں گویا پژمردہ
دلوں از سرِ نو زندگی کا لطف دکھا رہی
ہیں واہ رے میوہ فروشو تمام دن
تک گلا پھاڑ پھاڑ کر چلاتے رہے ہو۔
مگر ابھی تک آپکی آواز ایک ہی طور پر ہے
حلوائیوں کی دکانوں سے شیر مال
حلوہ سوہن وغیرہ۔ کی سوندھی سوندھی
خوشبو آرہی ہے ہی جی چاہتا ہے
کہ دھنی دیکر بیٹھ جائیں مگر شرم مانع ہے
کنجڑوں کی دکانوں سے بیجو آم اڑو
خربزہ کی خوشبو دماغ تازہ کر رہی ہے
اور دماغ معطر ہوگیا وہ کیوں ہو تو ہونگے
یار۔ جو کسی عاشق مزاج کے گلے کا
سنگھار بنینگے۔ لطف زندگی دوبالا
کر رہے ہیں بھلا یہ تو بتاؤ کہ ہم کونسے
بازار سے گذر رہے ہیں۔ ہاں خوب یاد آیا
وہی ہے نان ورپیر خان کی مسجد والا
یعنی کوتوالی کے سامنے والا بازار ہوا بھی
خوب چل رہی ہے۔ مگر کسی عاشق
مزاج کو ضرور بدگمانی ہوگی کہ یہ ہوا
ور اُس کی معشوق کا سنبلا غرضیکہ

عجب طرح سماں آنکھوں میں پھر رہا ہے
آؤ ذرا آگے بڑھکر اُس مکان کو دیکھیں
کہ کیا ہو رہا ہے اور یہ سفید مکان ماہ منور
کی تنویر سے ایسا چمکتا ہے گویا سراپا سنگ
مرمر کا ہی بنا ہوا ہے کیوں نہ ہو یہ ہمارے
عاشق مزاج دل چلے حسینوں پر مرنے
والے یوسف کی محبوبہ کا مکان ہے
مگر ہمیں یقین نہیں کہ اس مکان کے
رہنے والے آرام سے سوئے ہونگے
۔ ایلو یہ آواز آئی۔

غلام محمد۔ تمہیں اس بات کے پوچھنے سے
کیا فائدہ

حمیدہ۔ تسکین دل۔

غ۔ اگر میں نہ بتاؤں تو پھر۔

ح۔ پھر کیا میں ضرور پوچھونگی۔

غ۔ کڑک کر۔ کیوں۔

ح۔ مری مرضی۔

غ۔ ایسی تیسی تیری مرضی کی مار مار کر
سیدھا کردونگا۔

ایک۔ جوان لڑکی اب جانیدو تمکو میرے
سر کی قسم۔

غ۔ آمنہ تم چپ رہو ورنہ تو بھی کھائیگی

ح۔ بڑا آگیا مارنیوالا۔

غ بتاؤں نہیں مارنیوالا کسکو کہتے ہین
ح ۔ مجھے خواہ مخواہ بتائیگا بتاؤ جا کر امان کو
غ ۔ یہہ کسی کو کہا حرامزادی عورت ۔
ح ۔ تمکو اور کسکو کہنا ہے ۔
غ ۔ بڑے زور سے مجھکو ۔
ح ۔ ہان ہان اور کس کو ۔
آمنہ ۔ اماں تو ہی جانیدے ۔
ح ۔ مین کیا جانیدون ۔
آ ۔ والد کے آگے مت بولو کیونکہ اُنکو
عصہ آرہا ہے ۔
ح ۔ مین کب بول رہی ہون ۔
ا ۔ جاؤ جاکر لیٹ رہو ۔
ح ۔ لیٹ کیون رہون کیا کسی کا
ڈر پڑا ہے ۔
غ ۔ (جذبہ سے) کیا تجھے کسی کا
ڈر نہین ۔
ح ۔ ہنن ۔
غ ذکر ک کرا ہنین
ح ۔ ہرگز نہین ۔
ا ۔ والدہ تم ہی چپ کر رہو ۔
ح ۔ مین کس لئے چپ کر رہون ۔
غ ۔ آمنہ کیطرف مخاطب ہوکر آمنہ
لاؤ کوڑا ۔

آ ۔ کوڑا کیا ؟
غ ۔ وہی چابک ۔
ح ۔ مارو تو سہی کہ کس طرح مارتے ہو ۔
غ ۔ دیکھو حرامزادی عورت آج تمہین
جان سے ہی ہلاک کرتا ہون ۔
ح ۔ بڑا آگیا ہلاک کرنے والا ۔
غ مجھے معلوم ہنین کہ کہان رکھی ہے
اتنا کہکر آمنہ تو ایک کمرہ مین چلی گئی
مگر غلام محمد بڑے ہی جذبہ سے اُٹھا
اور اندر سے چابک ڈھونڈ لایا اور
آتے ہی دس پچاس سڑاک سڑاک
رسید کردین غلام محمد ایک کریل جوان
تھا ایسی زور سے چابکین مارین کہ
حمیدہ ماہی بے آب کسطرح تڑپی ۔
اُسکی آواز سے آمنہ باہر آئی مگر آمنہ کی
کون سنتا تھا جب غلام محمد مارتے
مارتے تھک گیا تو کوڑا کو وہین پھینک
باہر نکل گیا ۔ اور سیدھا مکان سے نکلکر
کشمیری بازار مین سے ہوتا ہوا وارڈ ورکے
آگے والے کوچہ مین داخل ہوکر ایک ۔
عالیشان بیٹھک مین داخل ہوا جہان
چند لڑکے بیٹھے ہرزہ گوئی کر رہے تھے
جب یہ اُس بیٹھک کے سامنے آیا تو اُن

لڑکوں میں سے ایک یوں بولا۔
احمد۔ آؤ میاں جی۔
عبدالرحیم۔ کون ہیں۔
ا۔ وہی آپکے یار غلام محمد۔
عب۔ آیئے آیئے۔
غ۔ السلام علیکم
عب۔ وعلیکم السلام۔
غ۔ شکر ہے۔
عب۔ کیا کوئی ضروری کام ہے جو آپنے تکلیف کی۔
غ۔ بہت ہی ضروری۔
ی۔ لو بابو صاحب تسلیم۔
عب۔ چل پڑے۔
ی۔ جی ہاں۔
پھر سب اُٹھکر چلے گئے صرف غلام محمد اور عبدالرحیم باقی رہ گئے۔
عب۔ وہ کونسی بات ہی جسکے لئے آپ نے تکلیف کی۔
غ۔ یہ کوئی ایسی ویسی بات نہیں۔ جو آپکو اسیطرح بتادی جائے۔
عب۔ اور کس طرح۔
غ۔ یہ بات تخلیہ میں بتانیوالی ہے۔
عب۔ تو یہاں بھی تخلیہ ہے۔
غ۔ کوئی سنتا نہ ہو۔
عب۔ یہاں کون سُنتا ہے۔
غ۔ دیوار ہم گوش دارد۔
عب۔ یہ اتفاقیہ بات ہے۔
غ۔ خیر جی کچھ ہی ہو اصل بات تو صرف اتنی ہے کہ آج میں اپنی بیوی کو خوب سزا دیکر آیا ہوں۔
عب۔ وہ کیوں۔
غ۔ ایک چھوٹی سی بات پر۔
عب۔ وہ بات بھی بتاؤ نا۔
غ۔ وہ ہیں نا بی اقبال جان۔
عب۔ ہاں ہاں ہیں پھر اُنکو کیا ہوا۔
غ۔ اُنکو تو کچھ نہیں ہوا مگر آج اُنہیں کے سبب سے میں نے اپنی بیوی کو مارا ہے۔
عب۔ بات کیا ہوئی؟
غ۔ میں نے اپنی بیوی سے زیور مانگا تھا
عب۔ زیور تو آپنے مانگا۔ مگر یہ تو بتاؤ اُس نے یہ بات کہاں سے سُنی۔
غ۔ یہ مجھے معلوم نہیں۔
عب۔ پہلے اُسکی تلاش کرو جس نے یہ بات اُسکو بتائی پھر میں تمکو ایک تدبیر بتاؤنگا۔
غ۔ بہت بہتر۔
عب۔ غلام محمد کیطرف مخاطب ہوکر کیا آپ

اقبال جان سے شادی کرنا چاہتے ہین۔؟

غ۔ کیا تمہین معلوم نہین۔

عب۔ مجھے کس طرح معلوم ہوتا۔

غ۔ اگر آج میری بیوی زیور دیدیتی تو کل ضرور نکاح ہو جاتا۔

عب مگر اُس سے نکاح کرنے کی آپکی غرض کیا ہے۔

غ۔ تسکین دل۔

عب۔ میری مرضی کے موافق یہ بات آپکے لیئے بڑی تابت ہوگی۔

غ۔۔ وہ کیون۔

عب یعنی ہمیشہ فساد اور لڑائیان تو رہا کریگی اور اتفاق کا خون۔

غ نہین یہ آپکا خیال ہے ایسا کبھی نہ ہوگا۔

عب۔ میری بات کو یاد رکھنا پھر پچھتاؤگے

غ۔ مین ہرگز نہین پچھتا سکتا۔

عب۔ یہ محض آپکی غلطی ہے اور کچھ نہین اگر میری صلاح لیتے ہو تو اس خیال کو دل سے دور کرو۔

غ۔ اچھا اب مین جاتا ہون یہ کبھی نہین ہوسکتا۔

عب۔ پھر کب آؤگے۔

غ۔ انشاءاللہ بہت جلد حاضر خدمت ہونگا۔

پھر غلام محمد اُٹھکر چلا گیا اور عبدالرحیم بھی اپنے پلنگ پر جاکر لیٹ رہا۔

باب پانچوان

اے آنسوؤ نہ آوے کچھ دل کی بات منہ پر لڑکے ہو تم کہین مت افشاء راز کرنا۔

ہمین آمنہ کو چھوڑے کچھ ایسا بہت عرصہ نہین ہوا اُمید ہے کہ ہمارے معزز ناظرین کو حوروش آمنہ کی دلی بے چینیون کا خیال نہ بھولا ہوگا اسکی اضطراب والی ادا غمزدہ صورت ڈبڈبائی ہوئی آنکھین ضرور ہی یاد ہونگی اسوقت بھی وہ متاسف اور حزن وملال سے بھری ہوئی نظر آتی ہے وہ صبح ہی صبح اپنے بستر سے اُٹھی ہے اور منہ ہات دہوکر ایک کمرہ مین بیٹھ گئی ہے اسوقت وہ بشاش نہین اسکے چہرہ پر شگفتگی نہین جو اکثر کواری لڑکیون کے

عارضہ سے ظاہر ہوا کرتی ہے اُسکی
نگاہین شرمیلی تو ہین مگر بیباک ہین اُسکے
مسکرائے ہونٹ سرخ تو ہین مگر مرجھائے
ہوئے ہین اُسکے جوبن مین کوئی شک
ہنین مگر اُسکے وضعدار جسم مین وہ چلبلاپن
ہنین جو اس عمروالی کے لئے ضروری ہے
اِسوقت اُس نے بڑی مایوسی کے ساتھ
اپنی بکھری زلفون کو ایک جاکر کے سجاوٹ
کے موقعہ پر ہو بجا دیا اور پھر کچھ سوچنے
لگی شاید اِسوقت اُسے یہ خیال مضطرب
بنائے ہوئے ہے کہ اُسکے حُسن کی آن
بان دیکھنے والا سچا عاشق اُسکے پاس
ہنین جسکو یہ اپنی زاہد فریب جھلک دکھا کر
ازخودرفتہ بناتی یا اُسے یہ خیال
بے چین کئے ہوئے ہے کہ اُسکی
نگاہون کے چلتے ہوئے جادو اُسکے
بس کے ہنین رہے اور نگاہون کی دل
فریبی نے اپنے سحر سے نوجوان پر اثر ڈالنا
شروع کیا ہے۔ اگر اُسکے تفکرات کو
ہم نظرانداز کر کے یہ خیال کرین کہ اِسوقت
وہ کیون بیٹھی ہے تو ہمکو یہ کہنا پڑیگا
کہ اُسکو اسوقت اپنے عاشق کا غم
مجبور کر رہا ہے کہ وہ ایسا کرے اور

کسی کا ڈر اور طعن مجبور کرینگے کہ وہ ایسا
نکرے اِسوقت غریب آمنہ کو دو حملون کا
مقابلہ پڑ رہا ہے ایک طرف اگر وہ عمدہ
لباس سے اپنے آپ کو ملبس کرے
تو ہم سمجھینگے کہ یہ متفکر ہنین اور اگر وہ
محض سادہ حالت مین رہے تو اس پر
طرح طرح کے سوال ہوتے ہین جن کا
جواب سوائے اشک باری کے اور کچھ
ہنین ہوسکتا اور ساتھ ہی خاص خاص
گھرون مین اُس کے تارک اللذات ہونیکے
چرچے ہونے لگین اس لئے وہ غمگین
بھی ہے اور سادہ لوح بھی گو ناظرین
کی نگاہین جو روش آمنہ پر پڑ کر اپنے
خیال کے مطابق کچھ ہی نتیجے نکالین
لیکن ہم تو اسے اِسوقت اپنے معزز
ناظرین کے سامنے ایک غم کی مجسم
صورت اور حُسن کی پری کے بھیس مین
پیش کرتے ہین یہ مضطرب چھلاوہ تصویر
حیرت کی طرح بیٹھا ہے ایلو کچھ آواز آئی
شروع ہوئی۔

آمنہ۔ (خود بخود) افسوس ہے مجھے اس
اپنی جوانی پر جس نے مجھے یہ دن دکھایا
اور حیف ہے میرے حُسن پر جس نے ایک

بیچارے بے خبر کو از خود رفتہ بنایا
مانا کہ میں اپنے پیارے یوسف سے
اس طرح ملتی رہی مگر کب تک ایک
نہ ایک دن یہ راز طشت از بام ہو کر ہم
دونوں کو ذلیل و خوار کر دیگا اور سب کی
نگاہوں سے گرا دیگا اور اگر فرض بھی
کر لیا جائے کہ کسی کو اس بات کی کانوں
کان خبر نہ ہو تو اسطرح کی ملاقات سوائے
حرص کو بڑھانے اور خواہشوں کے جذبات
کے اُٹھانے کے کچھ نہیں کر سکتی بلکہ
یہ بات آخر میں ہمارے لئے ایک
بھلاؤ ثابت ہوگی جبکہ ہم ایسی ملاقاتوں
میں رہینگے تو اتنے عرصہ میں ہمارے
ساتھ ہمارا انتظام کرینگے یعنی انہوں نے
گھر تو رکھہ ہی نہیں چھوڑنا کسی سے
بیاہ دینگے تو پھر دکلیجہ پر ہاتھ مار کر ا
میں کیا کرونگی۔ ہائے میری زندگی بھی
تلخ ہی ہو جائیگی اور اس بے چارہ کی
بھی (ایک آہ کھینچکر) اے یوسف تیرے
عشق نے مجھکو کسی کام کا نہیں رکھا
پس میری آخری دعا یہی ہے (اونچی آواز سے)
کہ میں اپنے پیارے یوسف کی غلام ہو کر
رہوں گو میرا . . . . .

آواز۔ آمنہ یہ کیسی دعائیں مانگی جارہی
ہیں۔
آمنہ (چونک کر) اوئی تو یہ کون ہے۔
آواز۔ ذرا باہر تو آؤ۔
آمنہ۔ ذرا آپ ہی قدم بڑھائیں۔
آنیوالا۔ (اندر آکر) یہ دعائیں کیسی مانگی
جا رہی ہیں۔
آمنہ۔ ابہن صغرا۔
ص۔ باتوں میں کیوں ٹالتی ہو۔
آ۔ آپ بھی تو عجب طرح کی آدمی ہو
جب آتی ہو جھگڑتی ہو
ص۔ میرا جھگڑنا سچ پر ہے۔
آ۔ سچ پر ہو یا جھوٹ پر تم بیٹھ تو جاؤ
ص۔ (بیٹھکر) بھلا آمنہ یہ تو بتاؤ کہ یہ
دعا کس کے حق میں مانگی جارہی تھی
آ۔ کونسی دعا میں نہیں جانتی کہ کیا تم
کہہ رہی ہو۔
ص۔ اب بھولی کیوں بنتی ہو۔
آ۔ میں نے بھولی خواہ مخواہ بننا ہے
ص۔ آمنہ میرے دل میں آپکی طرف سے
بڑے بڑے شک پیدا ہو رہے ہیں۔
آ۔ شک کیسے؟
ص۔ سچ کہنا دیکھنا جھوٹ نہ بولنا۔

آ - تم بات بتاؤ کیا ہے (دلہن) خوامخواہ
میرا سر کھانے کے لیے آجاتی ہے -
ص - ہمین عشق نے بیہر دامنگیر نہین کیا
آ - (حیرانی سے) کیا کہا -
ص - عشق اور کیا کہا!
آ - (تعجب سے) عشق کسکو کہتے ہین (دلہن)
یہ تو تاڑ گئی اب اس سے کیونکر چھپانا
چاہیے اگر اسکو معلوم ہو گیا تو بس پھر
راز کا خون ہو گیا اتنا کہکر آمنہ کے چہرہ پر
مایوسی اور حسرت برسنے لگی اور آنکھون مین
آنسو بھر آئے ہین -
ص - ادئی توبہ یہ آنسو کیسے! مین سمجھ
گئی ہون کہ یہان کچھ دال مین کالا کالا
ضرور ہے -
(آمنہ کا شانہ ہلاکر) آمنہ مین تمہین نصیحتاً
کہتی ہون کہ اس بے پیر کے جال مین
نہ آجانا تم نے بارہا سنا ہوگا کہ شیرین نے
جان شیرین کس تلخی سے کہوئی واسق کا
اس معرکہ مین جی چھوٹ گیا فرہاد کا اس
عرصہ مین حوصلہ ٹوٹ گیا ہزارون مثالین
اسی قسم کی ہین جو بتاتی ہین کہ عشق وہ
چیز ہے لوہے کو موم کر کے بہادے
اس بے پیر نے سینکڑون خاندان دودمان
خاک مین ملائے ہزارون کا قیمہ بنایا
لاکھون کو دربدر رولایا یہ ایسی چیز ہے
کہ بھوک اس سے مرجاتی ہے پیاس
نہین لگتی - بستی اوجاڑ گل بوٹا خار
نظر آتا ہے جنگل مین جی لگتا ہے
ویرانی کا دل خواہشمند ہوتا ہے
مکان کاٹے کھاتا ہے کلیجہ منہ آتا
ہے دن تو بیقراری مین کٹ جاتا
ہے مگر اختر شماری کی رات پہاڑ
معلوم ہوتی ہے غرضیکہ زمانے مین
بہت سی نظیرین ہین جو اسکا ثبوت
ہو نہین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین
کرتین (آمنہ کا شانہ ہلاکر) چپ کیون
ہو گئی - مین سچ کہہ رہی ہون -
آ - آگئی ہے ناصح کی دم بنکر خود
میان فضیحت اورون کو نصیحت
ص - مین نے کونسی فضیحت کی -
آ - اب پردہ نہ کھلاؤ -
ص - (ششدر ہوکر) کون سے پردہ
مین اس کا مطلب نہین سمجھی -
آ - مطلب اس کا وہی سمجھائیگا -
ص - وہی کون -
ناظرین تو یہان بھی کوئی راز کھلا چاہتا ہے -

مگر اسوقت ہم دو دوشیزہ لڑکیوں کو
اسی جگہ چھوڑ کر آپکو یوسف کی خوشنما
اور حیران کر دینے والی گفتگو سناتے
ہیں۔
دو۔ انکار کی کوئی وجہ بھی ہے یا یونہی
یوسف۔ وجہ تو میں نے آپکو بتلا دی ہے
"یہ وجہ کوئی تسلی بخش وجہ نہیں"
یوسف میرے پاس کوئی ایسی وجہ نہیں
جو آپکے لئے تسلی بخش ثابت ہو
دو۔ اگر تسلی بخش جواب تم سے نہیں دیا جا سکتا
تو پھر جانے میں کیوں تاخیر ہے۔
ی۔ بس میں نے جو کہہ دیا کہ میں
بی اے کی تعلیم حاصل کرونگا۔
دو کیا تم میری اجازت کے بغیر یہاں
رہ سکتے ہو۔
ی۔ یہ تو میں نے مانا کہ میں آپکی اجازت
کے بغیر یہاں ایکدم نہیں ٹھہر سکتا
مگر یہ بھی تو ساتھ ہی ہے نا کہ تم
بھی مجھے زبردستی نہیں بھیج سکتے۔
دو۔ زبردستی۔
ی۔ ہاں اور کیا؟
دو۔ نہیں میں تمکو زبردستی تو نہیں بھیج
سکتا مگر اتنی طاقت تو مجھ میں بھی ہے
کہ یہاں بھی تمکو ایک دم نہ رہنے دوں۔
ی۔ اس بات کو میں بخوبی سمجھتا ہوں۔
دو۔ اگر سمجھتے ہو تو پھر انکار کیوں کرتے ہو۔
ی۔ میرا دل نہیں چاہتا کہ میں رڑکی کی
تعلیم حاصل کروں۔
اور زیادہ کہنے کی مجھے چنداں ضرورت نہیں
بس میں نے فیصلہ کر دیا کہ اگر تم رڑکی
چلے جاؤ تو بہتر ورنہ تمہارا یہاں رہنا
بہت فضول ہے۔
ی کیا میرا یہاں رہنا فضول ہے
دو۔ فضول نہیں تو اور کیا۔
ی۔ پھر میں اس مکان سے جا سکتا ہوں
دو۔ ہاں اگر رڑکی جانے سے انکار ہی تو
بیشک جا سکتے ہو۔
ی۔ اس کا جواب میں تمکو کل سوچکر
دونگا۔
دو۔ ہاں بیشک سوچو"
پھر یوسف اٹھکر اپنے کمرہ میں آیا اور
ملاجی کو اسطرح پکارنے لگا۔
ملاجی۔ او ملاجی۔
م۔ حضور۔
ی۔ جاؤ ضیاءالنساء کے بہائی کو بلا لاؤ۔
م۔ بہت بہتر

پھر ملاجی تو ادھر کو روانہ ہوئے اور یوسف
ایک خط لکھنے مین مشغول ہوا اور خط جب
لکھ چکا تو کرسی پر بیٹھ کر کچھ سوچنے لگا اوہ
سوچتا کیا ہے وہی رڑکی والی گفتگو کو
دہرانے لگا ابھی اسکو اسطرح بیٹھے چند
منٹ بھی نہ گذرے تھے کہ کسی نے آ لیا
"بابو صاحب چلکر مجھے کیون یاد فرمایا"
ی ۔ جاؤ میان عبدالسلام لو یہ خط لے جاؤ
اور نورالنسا کو دینا اور یہ بھی کہدینا کہ آمنہ کو
دے اور کسی کو نہ دے ۔
ع ۔ بہت بہتر ۔
ناظرین یہ آمنہ کی طلبی کا خط ہے ۔

باب چھٹا

باغبان بیدرد ہے گل بیوفا گلچین رقیب
کون سنتا ہے چمن مین نالہ ہائے عندلیب

ملاقات

ہمارے ناول کا دل جلا عاشق حسینون
پر مرنے والا یوسف اپنے کمرہ مین بیٹھا ہوا
ہارمونیم بجا رہا ہے اور ملاجی بڑی سریلی
اور دلکش آواز مین یہ غزل گا رہے ہین ۔

تمنا سیر گلشن کی ابھی صیاد باقی ہے ۔
نکر قید قفس گل سے ہمین فریاد باقی ہے ۔
ہو دامن سے تو دھویا گیا لیکن قیامت تک
ہمارا خون تری گردن پہ اے جلاد باقی ہے
جو دیکھا باغ مین جاکر نہ گل ہی ہا اور نہ غنچہ ہے
چمن مین بلبلون کی اب تک فریاد باقی ہے
بس دیکھا لیلی و مجنون کو اور فرہاد و شرین کو ۔
وہی ارمان اس تصویر کا بہزاد باقی ہے
ہو نہ تھا جگر مین اور نہ آنسو آنکھ مین میری
اگر خون قسمت دل مین میرے صیاد باقی ہے
سخن کے وہ جو تھے استاد خفا ہو گئے یارب
مگر اسوقت مین مقتول ایک استاد باقی ہے

م ۔ جناب بابو صاحب !
ی ۔ کیون ؟
م ۔ کب جانیکا ارادہ ہے ۔
ی ۔ کہان ؟
م ۔ رڑکی ۔
ی ۔ تم سے کسنے کہا کہ مین رڑکی جاؤنگا ۔
م ۔ آپکے والد صاحب نے ؟
ی ۔ کب کہا ۔
م ۔ کل ایک شریف آدمی سے دوران گفتگو مین
کہہ رہے تھے کہ اگر یوسف ایف اے مین

پاس ہو گیا تو ہم اُسکو رڑکی بھیجینگے ۔

ی ۔ اُس شریف آدمی کو جانتے ہو کہ کون تھا

م ۔ نہیں ۔

ی ۔ (مایوسی سے) اماجی اگر مجھے رڑکی جانا ہی پڑا تو اس کا کیا انتظام ہوگا

م ۔ اُسکا انتظام یہی ہے صبر ۔

ی ۔ مجھے صبر نہیں ہو سکتا ۔

م ۔ دل کو مضبوط کر کے صبر اختیار کرنا چاہئے

ی ۔ میرا دل اب قابو سے نکل گیا ہے

م ۔ نہیں ایسا نہیں کرنا چاہیئے ۔

ی ۔ یہ بات میرے اختیار مین نہیں ۔

م ۔ اگر تمہارے اختیار مین نہیں تو اور کس کے اختیار مین ہے ۔

ی ۔ چلو جانیدو اس گفتگو کو ۔

م ۔ (ذرا ٹھہر کر) بھلا یہ تو بتاؤ کہ اگر آپ رڑکی گئے تو مجھے ساتھ لیجاؤ گے یا نہیں ۔

ی ۔ انشاءاللہ اگر گیا تو ضرور لیجاؤنگا ۔

م ۔ آپ کی مہربانی ۔

ی ۔ (کچھ دیر خاموش رہ کر) اماجی اگر ہمیں جانا ہی پڑا تو کون کون سی چیز لیجانی ضروری ہوگی ۔

م ۔ (مسکرا کر) اور سب لیجا سکتے ہین مگر

ی ۔ مگر کیا ۔

م ۔ مگر ایک چیز نہین لیجا سکتے ۔

ی ۔ (مسکرا کر) وہ کیا ہے ؟

م ۔ وہی آپکی ......

ی ۔ (مطلب کو پا کر) ہان ہان مین جانتا ہون کہ اُسکو نہین لیجا سکتے ۔

م ۔ تو پھر اس کا کیا انتظام کروگے ؟

ی ۔ یہی بات تو مجھے دمبدم فکرمند کر رہی ہے (آنکھون مین آنسو لا کر) جس دم مجھے اس کا خیال آتا ہے تو اُسوقت ......

م ۔ (گفتگو کا پہلو بدلکر) کوئی غزل تو سناؤ ۔

ی ۔ لیجئے ۔

پھول مانگو تو پلاتا ہے برانڈی ساقی ۔
کرتا ہے بزم گذشتہ کی تلافی ساقی ۔
مست کہتا ہے کدھر دیر ہے کعبہ ہے کدھر
عمر ساری تیری بھٹی پہ گذاری ساقی ۔
واعظا وہ ہی کرونگا جو تو فتوے دیگا ۔
قبلہ و کعبہ و مرشد مرے ہادی ساقی ۔
کوئی آفت ترے میخانہ پہ آسکتی نہین ۔
سب دعاگو ہین جتنے ہین شرابی ساقی
جام اورون کو دیئے مجھکو پیالی ساقی ۔
خود بھکنے لگا مانند شرابی ساقی

م ۔ (غرور سے) ہمین ایسی غزل کا مزا نہین آتا ۔

ی۔ کیون۔
م۔ کوئی پھڑکتی ہوئی غزل ہو۔
ی۔ لو پھڑکتی ہوئی سن لو۔

پیغام پاس بھیج نہ مجھ بیقرار تک۔
ہون نیم جان سو بھی ترے انتظار تک
وہ دے شراب ساقی کہ روز ستخیز
جسکے نشہ کا کام نہ پہنچے خمار تک۔
صیاد اب رہائی سے کیا مجھ اسیر کو
پھر کس کو زندگی کی توقع بہار تک

م۔ (نیچے جھانک کر) چاند چڑھ رہا ہے
ی۔ وہ کیسی۔
م۔ آپ تشریف لا رہے ہین۔
ی۔ آپ کون۔
م مسٹر لارام۔
ی۔ اچھا مین سمجھ گیا ذرا نیچے جا کر بیٹھو اگر کوئی لڑکا آوے تو کہدینا۔۔۔۔۔۔
م۔ ہان، ہان کہدونگا کہ آپ گھر ہین۔
ی جاؤ۔

پھر ملاجی تو نیچے اوتر گئے اور آمنہ اوپر آگئی جسکو دیکھکر یوسف یون گویا ہوا۔

ی۔ اچھے دوست خوب راستہ دکھایا۔
آ۔ (مسکرا کر) کیا کرون مجبور ہون اگر یہ بات میرے اختیار مین ہوتی تو۔۔۔۔۔۔
ی۔ خیر کوئی مضایقہ نہین آپ بیٹھ جائین۔
آ۔ بیٹھ کر کیون خیر تو ہے؟
ی۔ خیر ہو یا شر آپکو بتایا جائے گا۔
آ۔ آج تمہارے بشرہ سے حسرت کیون برس رہی ہے؟
ی۔ آہ میری پیاری آمنہ یہی حسرت مجھکو آپسے جدا کرنیوالی۔

اُف ہائے غضب ہوگیا کس قیامت کا بیتاب کر دینے والا فقرہ یوسف کی زبان سے نکلا اور آمنہ کے کانون مین پہنچکر بجلی کا کام کر گیا اس کا جگر مفارقت کا نام سُنکر پاش پاش ہوگیا اس فقرہ نے آمنہ کو ہکا بکا کھڑا کر دیا اور بعد دیر کے وہ یون بولی۔

آ۔ (بڑی مایوسی سے) جدا کرنیکے کیا معنے؟
ی۔ یہ وقت معنے پوچھنے کا نہین بلکہ آخری ملاقات کا ہے۔
آ۔ (مایوسانہ لہجہ مین) خدا کیواسطے اصل بات بتاؤ کیون میرا دل اچھل رہا ہے
ی۔ آہ پیاری مین لاہور چھوڑنے پر مجبور کیا گیا ہون۔
آ۔ ہائے مجھے اصل بات کیون نہین بتاتے
ی۔ مین جو کہہ رہا ہون کہ آپسے مجبوراً جدا

جدا کیا جا رہا ہون

ا۔ وہ کون ہے جو آپکو مجھسے جدا کرنیوالا ہے؟

ی۔ ایک بڑی زبردست طاقت۔

آ۔ (کلیجہ پر ہاتھ رکھکر) مجھے اصل بات کیون نہین بتاتے۔

ی۔ کل والد صاحب سے بہت دیر تک اس بارہ مین گفتگو ہوتی رہی۔

آ۔ کس بارہ مین؟

ی۔ وہ کہتے ہین کہ اگر رڑکی جاؤ تو خیر اگر نہ جاؤ تو مکان کو بلا بخی دو۔

آ۔ (بڑی حسرت سے) رڑکی۔

ی۔ ہان رڑکی اور کیا۔

آ۔ کیسے بیوقت آپ مجھسے جدا کیئے جاتے ہو۔

ی۔ جبکہ ہماری محبت کی پتنگ بڑہنے بھی نہ پائی تھی۔

آ۔ تم نے میری اُمید کی کمر کو جو ابھی سیدھی بھی نہ ہونے پائی تھی توڑ ڈالا۔ اس بات کو سنکر میرا کچومر نکل گیا ہی کاش کہ یہ دن مجھے فلک نہ دکھلاتا مگر کیا کرون۔

باغبان بیدرد ہے گل بیوفا گلچین رقیب
کون سنتا ہے چمن مین نالہ ہائے عندلیب

ی۔ کیسا نازک موقعہ ہے کہ ہم کو ابھی معلوم بھی نہ ہوا تھا کہ محبت کے فرحت بخش نتیجے کیسے کچھ ظہور پذیر ہوتے ہین ہماری محبت کی زندگی کی ابتدائی تاریخ سے لیکر آجتک کل گنتی کے تھوڑے ہی دن گذرے ہین اور ابھی ہم ایک دوسرے کے حالات سے اچھی طرح واقف بھی نہ ہونے پائے تھے کہ والد کے سخت اسرار نے لاہور چھوڑنے پر مجبور کیا۔

آ۔ والد کے سخت اسرار سے کیا مطلب۔

ی۔ یہی کہ اُنھون نے مجھے لاہور چھوڑ دینے پر مجبور کیا۔

آ۔ کس بات کے لئے مجبور کیا۔

ی۔ کل میرا ایف اے کا ریزلٹ آیا تھا

آ۔ کیا ریزلٹ آگیا۔

ی۔ ہان مین پاس ہوگیا ہون۔

آ۔ مبارک ہو۔

ی۔ یہ مبارک نہین بلکہ یہ رونے کا اور افسوس کا وقت ہے۔

آ۔ اچھا کل ریزلٹ آیا تو پھر کیا ہوا۔

ی۔ پھر والد صاحب نے کہا کہ رڑکی جاؤ مین نے بہت انکار کیا مگر اُنھون نے نہ مانا

آ۔ اگر تم زبردستی نہ جاؤ تو پھر۔

ی۔ تو پھر کیا۔
ا۔ کوئی نقصان تو نہو گا۔
ی۔ نقصان تو کوئی نہین مگر مکان کو چھوڑنا پڑتا ہے۔
آ۔ مکان کو چھوڑنے سے آپکا کیا مطلب ہے
ی۔ یعنی اُنہون نے کل کہا تھا کہ اگر رڑکی جاؤ تو خیر ورنہ میرے مکان سے نکل جاؤ
آ۔ (روکر) یہ انقیاد تو بڑی سخت ہے
ی۔ بھلا آپ روتی کیون ہین۔
آ۔ ہائے تم نے بات ہی ایسی سنائی ہے کہ جس سے بغیر روئے رہا نہین جا سکتا۔
ی۔ صبر کرنا چاہیئے
ا۔ صبر کیون کر ہو کیا آپنے سنا نہین
کہین عاشق سے بھی ہوتا ہے صبر و تحمل
وہ کام تو کہتا ہے جو آتا نہین مجھکو۔
ی۔ آپ سچ کہتی ہو مگر صبر کرنا بھی روا ہے اگر صبر نکروگی تو اور کیا کروگی۔
آ۔ ہائے پیارے یوسف (روکر) زمانے نے ہمین یکسہ مدت بھی آرام نہ لینے دیا۔
ی۔ پیاری آمنہ اب رونا دھونا چھوڑو اور دعا مانگو کہ خدا مجھ کو کامیابی کے ساتھ واپس لائے۔
ا۔ مین ذرا دیر ٹھر کر کیا آپ سچ مچ چلے جائینگے

ی۔ ہان پیاری انشاءاللہ۔
ا۔ وہان جاکر آپ مجھ کو بھول جائینگے کیونکہ وہان آپ کو مجھ سے بہتر بہتر۔۔۔۔۔
ی۔ توبہ کرو آمنہ ایسا خیال دل مین نہ لانا ہین آپکا خیال تا قیامت نہ بھولونگا
ی۔ یہ نہین ہوسکتا تجھے میرے صون ہی سے ظاہر ہو جائیگا ابھی آمنہ مین ایسا نادان نہین ہون کہ تمہاری سچی محبت کی دل سے قدر نکرون بلکہ تمہاری پاکبازیان مجھ سے ہمیشہ کے لئے تمہارا گرویدہ۔
بنا چکین اور تمہاری سادگی نے مجھے لوٹ لیا اب تم پوچھتے ہو کہ مین تمہاری یاد کیسو قت نہ بھولون۔ یہ سوال بہت آسانی سے حل ہوسکتا ہے کہ مین تمکو یا تمہاری یاد کو بھول جاؤن۔ پیاری سنو تمہاری یاد بلکہ خال سویدا ہے بھولنا۔ تو اس کے لئے استعمال ہوسکتا ہے جو عارضی ہو اور جس یاد نے نقش کالحجر کا طرز اختیار کیا ہو تمہارے خیال مین وہ کبھی بھول سکتی ہے نہین کبھی نہین مگر ہان بات سے ہوشیار رہنا کہ کہین کسی کے فریب مین شکار ہو جاؤ۔
آ۔ مین اس بات کو بخوبی سمجھتی ہون مگر تم یہ بتاؤ

کہ یہان سے کوچ کس دن ہے۔

ی۔ کوچ کی بابت صرف اتنا یاد رکھو کہ ہمارے آپکے الوداعی ملاقات ہے۔

آ۔ الوداعی ملاقات سے آپکا کیا مطلب ہے

ی۔ بس یہی کہ پرسون چھ بجے والی ٹرین مین مین لاہور کو الوداع ہوکر آپکو خدا حافظ کہونگا۔

آ۔ اوئی توبہ اتنی جلدی۔

باب ساتوان

بزم دوستان

ا ایک عالیشان مکان سے اس طرح کی آواز آرہی ہے۔

کیا فرق داغ و گل مین کہ جس گل مین بو نہین
کس کام کا وہ دل ہے کہ جس دل مین تو نہین

ماشاءاللہ بہت ہی عمدہ شعر ہے۔

ہ یہ کس کا شعر ہے۔

احمد۔ جناب میر درد کا۔

واہ رے میر درد شعر ہے کیا جواہر کی لڑی ہے ور ہان جی آگئے۔

جو کچھ کہ ہمنے کی ہی تمنا ملی مگر
یہ آرزو رہی کہ کچھ آرزو نہو۔

وو کیا کہنے کی بات ہے۔

وو واقعی غزل سرخاب کا پر ہے۔

" سرخاب تو نہین مگر "

وو مگر کیا؟"

وو۔ آپکا کہنا سچا ہے۔

وو اور کچھ کہو درست ہے۔ ہان جی ہے

جون صبح چاک سینہ میرا اے رفوگران
یان کسی ہاتھ بھی ہرگز رفو نہین۔

ہ بابو صاحب غضب کر رہے ہو۔

وو واقعی جگر پاس پاس ہو رہا ہے۔

وو نہ ایسا نکرو۔

وو کیون۔

وو پھر رفو نہ ہوگا۔

آ۔ رفو ہم کردین گے۔

وو شتامپ لکھدو۔

وو ہری داس ایک شتامپ لادو۔

وو جانے بھی دو جی۔ ذرا ذراسی بات پر اتنا وقت ضایع کر دیتے ہو ہان جی آگے

آ۔ تر دامنی پہ ہماری نہ جائیو شیخ۔

دامن نچوڑ دیں بھی تو ہرگز وضو نہو۔

۵۔ یہ تو ذوق کا شعر ہے۔

دو ہے تو ذوق کا مگر۔۔۔۔۔۔

۵۔ مگر کیا؟

دو مگر اُلٹا ہوا۔

۵۔ اُلٹا ہوا آ گیا معنے؟

یعنی اصل شعر تو اسطرح ہے۔

تر دامنی پہ ہماری نہ جائیو شیخ

دامن نچوڑ دیں تو فرشتے وضو کریں

خوب آپنے بھی تو دیوان ذوق پڑ

کیا ہوا ہے۔

۵۔ بابو صاحب کی لیاقت تو دیکھئے

کہ شعر کیسا اُلٹا ہے۔

ماشاالله آپ شاعر ہیں۔

تم ایک ایک شعر پہ دس دس منٹ ضایع

کر دیتے ہو۔ شعر کا مزا بھی جاتا رہتا ہے۔

۵۔ ہان جی اُگے۔

جو دل کہ پھنس گیا ہو محبت میں یار کے

یارب کبھی آوارہ وہ کو بکو نہ ہو۔

۵ یہ شعر تو غلط سا معلوم ہوتا ہے۔

ا۔ خیر جی غلط ہو یا درست (پھر ایک

نوجوان کی طرف مخاطب ہو کر) کوئی تم بھی

روبی کر دو۔

نوجوان۔ ہے تیرے کان زلف معنبر لگی ہوئی۔

رکھے گی یہ نہ بال برابر لگی ہوئی۔

ا۔ ہزار روپیہ کا شعر ہے۔

دو۔ ہم تو صرف پچاس روپیہ دیتے ہیں۔

۵۔ ستر ہم سے لیلو۔

دو۔ تم تو خواہ مخواہ کا جھگڑا لے بیٹھتے ہو۔

ہان جی اُگے۔

مژگان سے تری لاگ ہے دل پر لگی ہوئی

ایک پھانس ہے کلیجہ کے اندر لگی ہوئی

واہ واہ میاں یوسف غضب کر رہے ہو۔

آہا آہا کیسا عمدہ نام ایک کی زبان سے

نکلا۔ لو یہاں بھی ہمارے عاشق مزاج

یوسف تشریف رکھتے ہیں۔

۵۔ پھانس خوب کہا میاں صاحب پھانس

ہان جی اُگے۔

ی۔ چاٹے بغیر خون نہیں رہتی ہے تری تیغ

بے ڈھب مزے اسکو چاٹ شکر لگی ہوئی

۵ شعر ہے کہ خنجر۔ خنجر۔

ا۔ اس سے بچ کر رہنا۔

دو۔ کیوں۔

ا۔ کہیں کاٹ نہ کر جائے۔

دو۔ بیہودہ گفتگو سے آپکو کیا فائدہ ہے۔

دو ہان جی اُگے۔

ی۔ بیٹھے بھرے ہوئے ہیں خم مے کیطرح ہم
پر کیا کریں کہ مہر ہے منہ پر لگی ہوئی

ہ۔ لاؤ مہر ہم اُتار دیتے ہیں۔

وو۔ ہاں ضرور اُتارو شراب کو بہت جی کرتا ہے

وو۔ شراب نہیں پیشاب"

ا۔ اگر شراب نہیں تو سوڈھا ہی لاؤ۔

وو۔ یشن داس جاؤ چھ بوتل سوڈا اور
ایک سیر برف لے آؤ۔

ا۔ ہاجی آگئے۔

میت کو غسل دیجو اس خاکسار کی
ہے ان پہ خاک کوچہ دلبر لگی ہوئی

ہ آہا ہا بہت عمدہ شعر ہے۔

ی۔ عیسیٰ بھی پاس ہے مگر ممکن نہیں شفا
خورشید کو وہ شب ہے فلک پر لگی ہوئی

ا۔ ہاں جی ہمکو بھی بتائیے کہ عیسے کون ہے

ہ۔ یہی ہونگے بابو عبد الرحیم صاحب۔

وو بابو عبد الرحیم تو نہیں بلکہ ہم ہیں"

ا۔ ایک نوجوان کیطرف مخاطب ہو کر۔
آپ!

وو۔ ہاں جی

ا۔ عیسے کی شکل تو دیکھو جسطرح گلاب کا
پھول ہوتا ہے۔

عبد الرحیم ایسی راہ بات گفتگو سے تمہیں جلنا

کیا ہوتا ہے ابکے جو کوئی بولے گا مار کھائیگا
ہاں جی آگئے۔

ی۔ میرا گل اُمید شگفتہ ہو کسطرح۔
دلکی گرہ ہے اسکی گرہ پر لگی ہوئی۔

ہ سچ کہتے ہو۔

ا۔ واقعی آپکی گرہ آمنہ کی گرہ پر لگی ہوئی ہے
خوب حاضر جوابی ہو تو ایسی ہی ہو۔

ع۔ آپ بولنے سے باز نہیں آتے۔

وو۔ ہاں جی آگئے۔

ہ۔ اور چاہتا ہے جی کہ قاصد بجائے مہر
آنکھ اپنی ہو لفافہ خط پر لگی ہوئی۔
منہ سے لگا ہوا ہے اگر جار ہے تو کیا
ہے دل سے یاد ساقی کوثر لگی ہوئی۔

گلاب کا پھول نہیں تو اور کیا۔

ہ۔ ساقی خوب گفتی۔

دیکھو بولے آپ"

ہ قصور معاف۔

ع۔ تم سب الو کی دم فاختہ ہو ذرا بھی
تامیز نہیں۔

ا۔ (قہقہہ لگا کر) خوب آپ ہمسے دس
رتی زیادہ ہیں۔

ع۔ وہ کیوں۔

ا۔ یہ تامیز کہاں سے سیکھا۔

ع۔ مین نے کب کہا تھا میز۔
ی۔ سنئے مقطع۔
ع۔ ہان مقطع ضرور سناؤ۔
ا۔ چاہتے۔
ی۔ اے ذوق دیکھ دختر رز کو نہ منہ لگا۔
چھٹتی نہیں ہے منہ سے یہ کافر لگی ہوئی
ا۔ لو آگئے ہین ناصح کی دم بنکر۔
ہ۔ یہ کہان سے سیکھا دم۔
،،۔ لو بشنداس بھی آگئے ہین۔
ع بڑی دیر لگائی آپنے۔"
ب دیر تو نہین ہوئی۔
ع۔ اچھا لاؤ بوتلین۔
ب (بوتلون کو دری پر رکھکر)
برف لو اے کلیجہ میرا ٹھنڈا کر دے
آب انگور نے تو آگ لگا دی ساقی
ا۔ کیا پی آئے ہو راستہ مین۔
ب۔ کیا۔
ا۔ سچ کہہ رہا ہون اور کیا۔
ہ۔ ان کی عادت تو ہے کہ کبھی ایسا کام
کر لیا کرتے ہین۔
ب پھر سب نے ایک ایک بوتل پکڑ لی۔ اور
غٹا غٹ چڑھا گئے۔
ع۔ بشنداس۔

ب۔ جناب۔
ع۔ اب یہ بوتلین بھی واپس دے آؤ۔
ب۔ بہت بہتر۔
ع۔ (یوسف کیطرف مخاطب ہو کر) ہمنے
سنا ہے کہ رڑکی جائینگے۔
اُف غضب ہو گیا کس قیامت کا ہلاک
کر دینیوالا فقرہ ایک کی زبان سے نکلا
اور یوسف کے کانون تک پہنچکر بجلی کا کام
کر گیا اس فقرہ کو سنکر مفارقت کی مجسم
تصویر یوسف نے اپنی آنکھون کے
سامنے جمالی اور آنکھون مین آنسو بھر کر
یون بولا۔
ی۔ (بڑی مایوسانہ لہجہ مین) جی ہان۔
ع اگر تم چلے جاؤگے تو اسکا کیا انتظام
ہوگا۔
ی۔ (شرمیلہ پن سے) کسکا۔
ع۔ اسی کا۔
ی۔ یہ پیچدار گفتگو میری سمجھ مین نہین آتی
ع۔ خواہ مخواہ کیون بھولے بنتے ہو۔
ی خدا کی قسم مجھے معلوم نہین۔
ع۔ وہی تمہاری آ۔۔۔۔ کا۔
ی۔ میری سمجھ مین تو کوئی انتظام نہین آتا
ہ۔ (یوسف کیطرف مخاطب ہو کر) کیون بابو صاحب

ی۔ ارشاد

ہ۔ کیا کوئی مسٹری ہے۔

ی۔ مسٹری تو کوئی نہین۔

ہ۔ مسٹری نہین تو اور کیا۔

ی۔ کوئی پرائیویٹ بات ہے۔

ہ۔ ہم سے کیون چھپاتے ہو۔

ب۔ تمہین اس سے کیا کوئی اُنکی

پرائیویٹ بات ہوگی۔

ع۔ (یوسف کیطرف مخاطب ہوکر) ایک بات میری بھی مانو۔

ی۔ ہان بتائیے۔

ع۔ اگر تم اُسکا خیال بھلا دوگے تو آپکے لئے بہت ہی اچھا ہوگا ورنہ۔۔۔

ی۔ ہائے یہ نہین ہو سکتا۔

ع۔ کیون نہین ہو سکتا۔

ی۔ جب اُسکا پیارا پیارا نام کشادہ

پیشانی گورا اور بھولا چہرہ آہو مثال

آنکھین گلابی رخسارے یاد آتے ہین

تو عالم خواب مین بھی ستاتے ہین۔

ع۔ آپکو وہان ایسی سینکڑون ملجائینگی

ی۔ توبہ کرو۔

آفاق ہا گردیدم مہر بتان ورزیدہ ام

بسیار خوبان دیدم لیکن تو چیز دیگری

ع۔ شاید آپنے کبھی سنا نہین۔

دل کے آئینہ مین ہے تصویر یار۔

جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی۔

ی۔ نہین بابو صاحب یہ کبھی نہ ہوگا۔

ع۔ کچھ سبب بھی بتاؤ۔

ی۔ سبب کچھ نہین۔

ع۔ کارے نیست کہ سببے ندارد۔

ہ۔ خوب آپنے فارسی کی ٹانگ توڑدی

ی۔ خیر جی کچھ ہی مگر اس کا خیال دل سے

جانا ناممکن ہے کیونکہ یہ خیال نقش کالحجر

کے دلپر نقش ہوا اس کے لئے بھولنا

استعمال ہو سکتا بلکہ بھولنا اُس چیز کیلئے

مستعمل ہو سکتا ہے جو عارضی طور پر ہو

ع۔ بھائی ہماری نصیحت تو یہی ہے کہ

اسکا خیال دل سے فراموش کردو ورنہ

تکلیف اُٹھاؤ گے اور آخر کو پچھتاؤ گے۔

ی۔ پچھتانیکا سبب بھی بتاؤ نان۔

ع۔ اگر تم یہان رہتے تو ہم آپکو کبھی منع

نکرتے کیونکہ یہان رہکر تم اُسکا خیال اپنی

آنکھون سے دیکھتے مگر اب جو آپنے رڑکی

جانیکا ارادہ کر لیا اس لئے اب آپکو لازم ہے

کہ اس کا خیال چھوڑ دو۔ کیونکہ۔۔۔۔۔

ی۔ کس لئے چھوڑ دون۔

ع۔ کیونکہ اب زمانہ بری رفتار پر جا رہا ہے دل بدلتے دیر نہیں لگتی۔

ی۔ اس بات کی بابتہ مجھے کوئی اندیشہ نہیں۔

ع۔ کیون۔

اُس سلئے اقرار کرلیا ہے کہ مین ایسے دھوکون سے ہمیشہ اپنے آپ کو.....

ع۔ مین نے مانا کہ اُس نے اقرار کرلیا مگر کبتک جسطرح اُس نے آپ سے یک لخت محبت پیدا کرلی تھی اسی طرح اور سے کریگی

ی۔ نہین یہ محض آپ ہی کا خیال ہے مجھے اُس پر اتنی اُمید نہین۔

ع۔ خیر جی دیکھ لوگے۔

ی۔ دیکھنے کے کیا معنے

ع۔ یعنی آپ ہی گلہ کیا کرینگے۔

ی۔ نہین ایسا نہین ہوسکتا۔

جور و جفا لکھا تھا ہمارے نصیب مین
تقدیر سے گلہ ہے بتون سے گلہ نہین

ع۔ اچھا بھلا یہ تو بتاؤ کہ خط کا کیا انتظام کیا ہے براہ راست یا کسیکی معرفت۔

ی۔ معرفت۔

ع۔ کس کی معرفت۔

ی۔ نورالنساء کے بھائی کی معرفت۔

ع۔ نورالنساء کون ہے اور اُس کے بھائی کا کیا نام ہے

ی۔ اس کے بھائی کا نام عبدالسلام ہے اور وہ ....

باب آٹھوان

توڑ مسجد پھاڑ مصحف کفر کرنا اور پی شراب
جو تو کرتا ہے سو کر پر مردم آزاری نکر۔

محبت

شام کا ابتدائی وقت ہے سورج اپنی پھیلی ہوئی کرنون کو سمیٹ کر غروب ہو چکا۔ مکانون کی ناہموار سطح پر اب وہ دھوپ چھاؤن کا عالم نہین جو سورج طلوع ہونے پر تھا اُفق کے درمیانی حصے کو جو سورج کی ڈوبتی ہوئی مشعلون نے ایسا نور آگین بنا رکھا ہے کہ اُسکی اپنی آخری روشنی گو کہ سورج کا بقیہ نہین تو جا بے

دھنکے بالکل ڈوبتے ہی نیلگوں آسمان کے
کنارے کنارے گہری سرخی آتشی .
مائل پھیلنے لگی اور تھوڑی دیر میں
ایسا رنگ جما دیا کہ دیکھنے والے دھوکے
مین پڑ گئے کہ کہین آسمان مین آگ تو
نہین لگی - یہ شفق کون نظارہ بھی اپنی
دلفریب جھلک سے ناظرین کو محظوظ
کر کے جلتا بنا اور اب گہری شام کے
سیاہ علم جا بجا ٹھرانے لگے اور بہت
ہی جلدی رات اندھیری اور گھپ ہو گئی
اور آسمان کا رنگ بھی گہرا ہو رہا ہے
اسوقت رات کے نو بجنے والے ہین
آسمان پر ابر محیط ہو رہا ہے برسنے والے
بادلون کی دھوان دھار گھٹائین گھٹائین
باندھ باندھ کر آرہی ہین اور جا بجا
جمتی جا رہی ہین ٹھنڈی ہوا کے
تند جھونکے کچھ اس تیزی سے فراٹے
بھر بھر کر مکانون مین ڈراتے چلے آتے
ہین - کہ گویا کسی کا خوف ہی نہین -
بعض وقت اپنی تیز رفتاری کے سبب
کواڑون کو اس دھڑاکے سے پٹک کر
وا بھی ہوتے ہین کہ جیسے ژالہ بار بادلون
کی کڑک عزیب کواڑے انکی آمد و رفت سے

کبھی دھڑام سے اِدھر آرہے ہین اور
کبھی دھڑام سے اُدھر لوگ ہوا کی تیزی
اور ذراسی بوندا باندی کی وجہ سے
اپنی اپنی نشستگاہون پر بیٹھے گپین
اُڑا رہے ہین اسوقت ہوا کی تیزی -
کسیقدر کم ہو گئی لیکن گھنگھور گھٹاؤن
کا وہی عالم ہے جو پہلے تھا البتہ ہلکی
ہلکی بوندین اپنی مسلسل بارانی سے
ابر برسا رہی ہین - کبھی کبھی بجلی کی
چمک اور ہوا کی سرسراہٹ سے مکانون
والون کو بھی اتنا معلوم ہو جاتا ہے کہ بارش
ہو رہی ہے چونکہ رات کچھ بہت زیادہ
نہین بھیگی ہے اس لئے کچھ لوگ تو اپنے
اپنے بسترون پر لیٹے ہوئے گپین اُڑا
رہے ہین کچھ کچی نیند مین ہین کچھ ایسے
بھی ہین جو دن بھر کے تھکے ماندے
چور ہو گئے ہین اور بستر پر پڑتے ہی
نیند کا شکار ہو گئے ہین بعض اسوقت
تاش مین مشغول ہین لیکن ایک عالیشان
مکان کے آخری کمرہ مین ایک نوجوان
لڑکی جسکا مایوسانہ طرز غمگین چہرہ مضطر
بار خیال ظاہر کر رہا ہے کہ وہ اسوقت
گہری سوچ مین اُلجھ رہی ہے اس کے

اس کے سینے سے ایک لمبی سانس
اپنی آہستہ روی سے منہ تک آتی ہے
اور دھواں ہو کر اڑتے ہی چھائے
بادلوں میں مل جاتی ہے اور وہ جوان
لڑکی ہائے اُف کر کے رہ جاتی کبھی
کبھی اُسکی ڈبڈبائی آنکھیں اس کے
ضبط اور استقلال پر پانی پھیرنا چاہتی
ہیں مگر اس کے مستقل مزاجی امنڈکے
ہوئے آنسوؤں کو اندر ہی پی جاتی ہے
اب وہ یاس اور حسرت کی تصویر بنی ہوئی
نظر آرہی ہے۔ اس کے دل میں اُمنڈ
اُمنڈ کر رہ جاتی گے۔ کیا میں اپنے پیارے
کی خدمت سے ہمیشہ کے لئے الگ کیجارہی
ہوں۔ کیا اب میری اُمید کی بوڑھی
مجھکو کامیابی کے دروازہ تک نہ پہنچائیگی۔
کیا میں اب اُسکی شکل پھر نہ دیکھوں گی۔
کیا وہ مجھسے اب ہمیشہ کے لئے جدا کیا
جاتا ہے پھر اتنا کہکر نہایت ہی مغموم اور
مضطرب ہو جاتی ہے اور ذرا خاموش
رہنے کے بعد بڑی مایوسی سے کہتی ہے
شب تاریک دل ریشم رہ باریک و رنجیم
نزار و زار با خویشتم تو لی عفار یا الدد۔
اور پھر زار زار رونے لگتی ہے اور پھر کسی خیالی

تصویر کو مخاطب کر کے یوں کہتی ہے۔
میرے اچھے دوست کیا اب تم مجھسے
پیار نکروگے نہیں نہیں تم مجھے ضرور ملوگے
مگر افسوس یہ ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ میں پھر
اُسکو زندہ دیکھوں گی یا نہیں پھر (لڑکر)
ہائے پیارے یوسف تین سال کا عرصہ
کچھ معمولی عرصہ نہیں خدا جانے تین سال میں
کس نے مرنا اور کس نے جینا ہے۔
ان دل گداز فقروں نے اس نوجوان
دوشیزہ کو ایسا صدمہ دیا کہ اس کے
آنسوؤں نے آنکھوں سے پلکوں اور
پلکوں سے رخساروں پر ڈھل کر گرنا
شروع کیا۔
ہائے کس غضب کا سامنا ہے کہ بے بسی
لڑکی اپنے عاشق کی خیالی تصویر سے
دیوانہ وار باتیں کر کے رو رہی ہے اُف
ایسے جان گداز سانحے اور تڑپا دینے والے
صدمے اگر طبیعتیں بے لم آنکھیں اور بے
درد دل کیا جانیں ان پر کون کہہ ہی
واقف ہیں ان صدموں کی انکو ہی خبر ہے
جنہوں نے کسیکی نکیلی پلکوں کا چرکا کھایا
ہوا ہو اور جن چوٹ کھائے دلوں نے
مفارقت کے صدمے برداشت کئے ہوں

ورنہ راہ چلتوں کو ایسی الجھنوں سے
کیا

نوجوان لڑکی (دل ہی دل میں) مگر اسے جھوٹ
بولنے کی غرض کیا اسے کیا پڑی تھی
کہ مجھے خواہ مخواہ تسلی دیتا لیکن اگر
یوسف نے میرا خیال چھوڑ دیا تو۔
نہیں میں کیسی شکی اور وہمی ہوں کہ
اپنے بھی خواہ پر الزام لگانیکی مجرم
بن رہی رہوں افسوس ہے میری
عقل پر ....

ناظرین۔ اس مصیبت زدہ لڑکی کو
چھوڑکر آپکو عورت خاوند کی گرما گرم
مصالحہ دار گفتگو سناتے ہیں۔

اسی مکان کے ابتدائی دالان میں ہمارے
ناول بلکہ روح وروان عورت خاوند میاں
غلام ولی بی حمیدہ بھی لیٹے ہوئے
محبت آمیز باتیں کر رہے ہیں۔

ح۔ (ذرا لاڈ سے) پرسوں تم نے مجھے کیوں
مارا تھا۔

غ۔ پیاری میں نے تمہیں کب مارا؟

ح۔ اب کیوں جھوٹ بولتے ہو۔

غ۔ میں یا آپ؟

ح۔ آپ۔

غ۔ نہیں پیاری میں نے کبھی نہیں مارا

ح۔ (حیرانی سے) کبھی نہیں؟ کھاؤ قسم

غ۔ خدا کی قسم میں نے تمہیں نہیں مارا

ح۔ خیر جی جو ہوا سو ہوا آئندہ کو احتیاط
رکھنا۔

غ۔ انشا اللہ۔

ح۔ بھلا یہ تو بتاؤ کہ اب اس سے
شادی تو نکروگے؟

غ۔ کس سے؟

ح۔ یہی اے اس کا نام نہیں آتا پڑے
جو لکھے میں کیا نام ہے اس کا

غ۔ (ذرا مسکرا کر) اقبال جان۔

ح۔ ہاں ہاں موئی اقبال جان ماں
تیلن اور بیٹی کا نام نظیر بیگم۔

غ۔ نہیں پیاری میں اس سے کبھی
شادی نکرونگا جب تمہاری جیسی
حسین عورت میرے پاس ہو پھر میں
اور شادی کروں تو میں بیوقوفی؟

ح۔ سچ کہتے ہو۔

غ۔ ہاں قسم کروالو۔

ح۔ کھاؤ قسم۔

غ۔ کس کی قسم کھاؤں تمہیں بتاؤ۔

ح۔ اپنے سر کی اور میری جان کی۔

غ۔ مجھے اپنے سر کی اور تمہاری جان
کی قسم . . . .

ح۔ آگے بھی کہو ناں۔

غ۔ میں اُس سے شادی کبھی نکرونگا

ح۔ بچن دو۔

غ۔ لو بچن۔

ح آپ سے ایک بات پوچھوں؟

غ ہاں بیشک پوچھو!

ح بھلا یہ تو بتاؤ کہ شراب کا کیا مزہ
ہوتا ہے۔

غ کیوں تو نے پینی ہے۔

ح میری جُوتی۔

غ اگر پیتی نہیں تو پی ہوگی۔

ح توبہ کرو کیوں جھوٹ بولتے ہو۔

غ نہیں حرام زادی تو نے ضرور پی
ہوگی اور میں سچ کہتا ہوں کہ تم نے ضرور

ح اور توبہ کرو آپ بھی تو عجب طرح کے
آدمی ہیں۔

غ عجب طرح کا میں یا آپ۔

ح آپ۔

غ کیوں جھوٹ بولتی ہے حرام زادی

ح۔ اجان گر کہ اب غصہ آرہا ہے رات
بہت گذر گئی ہے اب سو رہو۔

پھر غلام محمد بہت دیر تک بڑبڑاتا اور
فحش بکتا رہا ہے مگر حمیدہ نے کان نہ پھڑکا
آخر تھوڑی دیر کے بعد سب سو گئے۔

باب نواں

ناصح میں دین و دل کے تئیں اب تو کھو چکا
حاصل نصیحتوں سے جو ہونا تھا ہو چکا

لاہور کا اسٹیشن

ہم اپنے معزز ناظرین کو لاہور کے اسٹیشن
کی سیر کراتے ہیں دہلی دروازہ سے نکلکر
لنڈے بازار سے ہوتے ہوئے ناک کی
سیدھ سٹیشن میں داخل ہوتے ہیں وہاں سے
پلیٹ فارم خرید کر کے سٹیشن کے اندرونی
حصہ میں جاتے ہیں جہاں بہت سے
جنٹلمین تفریح طبع کے لئے سیر گشت
کرتے پھرتے ہیں بہت سے لوٹے
پھوٹے کرسٹے بڑی کروفر سے ادھر ادھر

ادھر اُدھر ٹہل رہے ہین ہرطرف عجب نظارہ آنکھوں مین آرہا ہے اب سبکو چھوڑتے ہوئے ہم بھی پلیٹ فارم پر جاتے ہین جہان ایک ٹرین کھڑی ہے اور اس ٹرین کے سامنے چند نوجوان لڑکے آہستہ آہستہ گفتگو کرتے ٹہل رہے ہین آؤ ذرا ہم بھی بڑھکر انکی گفتگو مین خلل انداز ہون آہ یہ تو ہمارے پرانے دوست یوسف اور اُنکے مصاحب ہین ۔

عبدالرحیم ۔ خط تو لکھا کروگے نان۔

یوسف ۔ واہ کیون نہین ۔

عبدالرزاق ۔ ہم کو بھی۔

ی ۔ جی ہان آپکو بھی۔

ملاجی ۔ (یوسف کا ہاتھ پکڑکر) ذرا ہنڈل کو چھوڑکر کھڑے ہو ۔

ی ۔ کیون ۔

م ۔ انجن آرہا ہے دھکا لگے گا۔

ی ۔ (ہنسکر) ماشاءاللہ آپ تو بڑے خبردار ہین۔

عب بابو صاحب ۔

ی ، حکم

عب پردیس جاکر اوسانون کو خط لکھنا

ی ۔ اس سے آپکا کیا مطلب ہے۔

عب یہی اُس کے خیال مین غرق رہنا

ع یہ بھی سمجھادو کہ کس کے خیال مین۔

عب وہ خود عقلمند ہین سمجھ جائینگے۔

ی (برانگیختہ ہوکر) آپ ہروقت ہنسی ہی کرتے رہتے ہو۔

عب توبہ کرو۔

ی کی ہوئی ہے توبہ۔

ا ۔ توبہ کا نام لیتے ہو۔ابھی کیا ضرورت ہے۔

عب کیون جی یہ کونسی شرع نکالی

ا ۔ یہ ہماری اپنی شرع مین درج ہے

ع اس شرح کا نام کیا ہے۔

ا اس کا نام ایٹ البحر ہے۔

ی (قہقہہ لگاکر) خوب ایٹ البحر عجب طرحکا نام ہے

م ۔ یوسف کیطرف مخاطب ہوکر، آپکے والد صاحب تشریف لارہے ہین

ی یہ کوئی اور بھی ساتھ ہے۔

م جی چند نوجوان بھی ہمراہ ہین ۔

یوسف نے والد کو آتے دیکھکر قدم آگے بڑھایا اور استقبال کے لئے آگے کو روانہ ہوا لیکن ابھی اسکا والد بہت دور تھا اسلئے

اس لئے عبدالرحیم نے گفتگو کو اسطرح
شروع کیا۔
عب (آہستہ سے) بابو صاحب۔
ی۔ ارشاد۔
عب آپکو آمنہ کیطرف سے کوئی بدگمانی
تو ہنین۔
ی توبہ کرو پیاری آمنہ کو مجھ سے
دلی محبت ہے اور وہ کبھی بھی مجھے نفرت
کی نگاہ سے نہ دیکھے گی اس کے قول فعل
اچھیطرح واضح ہے کہ وہ مجھے جی جان
سے پیار کرتی ہے اور اس نے مجھے
ہزاروں چاہنے والوں پر ترجیح دی ہے
پھر کیا ضرورت ہے کہ مین اسکی نیکدلی کی
طرف سے بدگمانی ظاہر کرون اور اگر مین
اس دوشیزہ لڑکی کو طرح طرح توہمات
سے۔۔۔۔۔۔
ایک بوڑھا (یوسف کیطرف مخاطب ہو کر)
تم ایک گھنٹہ پہلے ہی آگئے۔
ی۔ ہنین مین تو عین وقت پر آیا ہون
بوڑھا۔ برخوردار حوصلہ کو کام فرماکر
نڈر کی مین رہنا کہین ایسا ہو کہ بعد مین
بدنامی آئے۔
ی۔ بدنامی سے آپکا کیا مطلب ہی

بوڑھا۔ یعنی عیاشیون مین۔۔۔۔۔
ی توبہ کرو کیا آپکو مجھ سے اتنی امید ہے
بوڑھا امید تو ہنین مگر تم جانتے ہو کہ نوجوانون
کے دل ایسے نرم ہوتے ہین کہ ایسے
ایسے وقوعات مین پھنس جاتے ہین
جن سے بعد مین بدنامی عاید ہوتی ہے۔
لڑکا (جو پاس کھڑا تھا) بابو صاحب خود
سمجھدار ہین وہ کب ایسا کرینگے
ی (گھڑی دیکھکر) ٹرین کی روانگی مین
اب صرف دس منٹ باقی ہین۔
بوڑھا (ذرا حیرانی سے) دس منٹ صرف
ذرا ٹھہر کر بیٹا ہمیں بھولنا مت۔
ی آپ بزرگ ہین دعا کرتے رہنا۔
بوڑھا بیٹا میری ہر وقت یہی دعا ہے کہ
تو کامیابی سے واپس آئے۔
ی آمین۔ آمین
بوڑھا (آہستہ سے) ملاجی سے نرمی کام لینا
کہین ایسا ہو کہ وہان جاکر بگڑ جائے۔
لڑکا (جو پاس ہی تھا) اب گاڑی مین
بیٹھ جاؤ۔۔۔۔۔
بوڑھا ہان بیٹا بیٹھ جاؤ۔ مگر یاد رکھنا
جو بات مین نے تمہین اس دن بتائی تھی۔
اسے نہ بھولنا۔

ی - انشاءاللہ نہیں بھولونگا

بوڑھا - (سر پر ہاتھ پھیر کر) اب تمہارا خدا حافظ ہے -

پھر گاڑی نے وسل دیا اور پلیٹ فارم سے آہستہ آہستہ چل پڑی افسوس کا مقام ہے کہ بے بس یوسف کو اپنی پیاری معشوقہ سے بہت جلد الگ ہونا پڑا اور پھر ایسے وقت کو ابھی اس کے دلمیں ارمان گھٹائیں باندھ باندھ کر آرہے تھے اور وہ انکا شمہ بھر بھی عرمان نصیب آہستہ پر ظاہر نہ کرسکا - افسوس اسوقت کا نقشہ لفظوں میں کھینچکر دکھلا دینا تو کچھ بڑی بات نہیں ہے مگر خوف اس بات کا ہے کہ موقعہ تعلیم نوجوان سہم جائینگے طالب علموں کے جی چھوٹ جائینگے ہاں البتہ چوٹ کھائے ہوئے دلوں کو اجازت ہے کہ اپنے تصور سے کام لیں اور پھر دیکھیں کہ ایک نوجوان بے بس ہوکر اپنی معشوقہ کو الوداع کہتا جا رہا ہے ہاں جب ٹرین آہستہ آہستہ پلیٹ فارم کو چھوڑنے لگی تو ناظرین - حسرت بھری نگاہوں سے ٹرین کو دیکھتے رہتے آخر تیں انجن کی برق رفتاری نے ٹرین کو لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل کردیا اور وہ سب اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے جب سب لوگ گذر چکے تو پھر جنٹلمینوں کا جتھا گذرنا شروع ہوا - انہیں میں ہمارے دو دوست مسٹر احمد اور عبدالرزاق بھی شامل تھے جو اسٹیشن نکلتے ہی یوں باتیں کرتے چلے

احمد دیکھئے اب رڑکی جاکر کیا گل کھلاتے ہیں

ع بس ناکامیابی اور کیا -

ا نہیں نہیں ایسا نہیں ہوسکتا -

ع کیوں کیا تمہیں امید ہے کہ وہ وہاں جاکر محنت کرینگے -

ا ہاں مجھے امید ہے کہ وہ ضرور وہاں جاکر کوشش کرینگے -

ع (لاپرواہی سے) اور ان کی کوششوں کو بھی دیکھ لینگے مگر تم تو بتاؤ تمہیں اپنی کوششوں میں کامیابی ہوئی یا نہیں -

ا کیسی کوشش -

ع اے بھئی وہ جو اس دن کہہ رہے تھے

ا اچھا وہ اس رات والا واقعہ -

ع ہاں ہاں وہی -

ا ابھی تک تو کوئی کامیابی کی صورت نظر نہیں آئی - کوئی آپ ہی تجویز بتائیں -

ع اگر کامیابی نہیں ہوتی تو اسکا خیال ہی چھوڑ دو۔

ا یہ البتہ نہیں ہو سکتا۔

ع تو کوششوں سے مت چوکو۔

ا میں پہلے سے زیادہ مصروف سعی ہوں

ع تو پھر ضرور کامیاب ہوگے۔

ا بہتر ٹھیک آپ کچھ مدد دیں۔

ع بھلا میں کیا اور میری مدد کیا۔

ا واہ اچھی کہی۔

ع میں بھی اُسی دن سے سوچ رہا ہوں مگر ابھی تک تہ کو نہیں پہنچا۔

ا کیا کوئی بڑی اہم بات ہے۔

ع اہم تو نہیں مگر۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ا مگر کیا۔

ع خرچ ضرور ہوگا۔

ا خرچ ہونے کے کیا معنے؟

ع یعنی روپیہ بہت سا چاہیئے

ا وہ کس لیئے۔

ع تم خود جانتے ہو۔

ا اچھا پھر روپیہ کی آپ ذرا فکر نکریں

ع کیوں

ا روپیہ والا کام میرے ذمہ کر دیں

ع آپ کہاں سے لائینگے۔

ا جہاں سے ہاتھ لگیں۔

ع بتانا بھی چاہیئے نہ۔

ا (ایک سنہری انگشتری دکھاکر) اس سے کام نکلیگا۔

ع یہ کہاں سے اُڑائی

ا نہیں اس بات سے کیا۔

ع واہ مجھے کچھ بھی نہیں۔

ا یہ بات ذرا خفیہ ہے۔

ع پھر بتاؤ بھی ناں۔

ا یہ کیسکی نشانی ہے نشانی۔

ع کس کی نشانی؟

ا کسی گلرو کی۔

ع ہمیں بھی دکھانا چاہیئے وہ گلرو۔

ا کبھی دکھا دینگے۔

ع اس انگوٹھی کو پھر بیچ ڈالو ناں۔

ا کیا قیمت ملیگی۔

ع یہ تو مجھے معلوم نہیں کسی سند کو دکھائینگے۔

ع ہاں ضرور دکھانا چاہیئے۔

ا بھلا یہ تو بتاؤ کہ عبدالسلام کو جانتے ہو

ع جانتا تو نہیں مگر اب ضرور جاننا پڑیگا

ا ہاں اسکے بغیر کام نہ نکلیگا۔

پھر اسیطرح باتیں کرتے ہوئے ٹھنڈی

سڑک کو چلے گئے۔

باب دسواں

خون ریزی

دن ختم ہو چکا سورج کی تیز کرنیں مدہم ہو کر بالکل معدوم ہو گئیں گھری شام کے سیاہ جھنڈے جا بجا نصب ہو کر لہرانے لگے شام گھٹا ٹوپ اندھیری سے زمین کے کسی حصہ پر روشنی کا نشان نہیں رکھا۔ ہاتھ کو ہاتھ نہیں سوجھتا جدھر دیکھو زمین تک تاریکی ہی نظر آرہی ہے گویا قدرت نے زمین و آسمان کے درمیان حصہ کو کاجل کی کوٹھری بنا دیا ہے اسوقت حمیدہ اپنی چند سہیلیوں کو ساتھ لئے ہوئے ایک بازار سے آہستہ آہستہ باتیں کرتی ہوئی گزر رہی ہے۔

ح۔ کہیں آ نہ گئے ہوں۔

رسولاں۔ کون۔

ح وہی آمنہ کا میاں۔

ر۔ غلام محمد صاحب۔

ح۔ ہاں۔

ر۔ اگر آ گئے ہونگے تو پھر کیا۔

ح۔ ہو گا تو کچھ نہیں مگر ۔ ۔ ۔ ۔

ر۔ مگر کیا۔

ح۔ میرا دل دھڑک رہا ہے۔

ر۔ اگر کچھ کہیں گے تو ہم سفارش کر دینگے

ح۔ وہ کسی کی سفارش نہیں سنتے۔

ر۔ میری بھی نہ سنیں گے۔

ح۔ کیا تیری سفارش زبیدہ کی سفارش سے اچھی ہے۔

ر۔ شاید اچھی ہو۔

ح۔ نہیں زبیدہ کی سفارش سے تیری سفارش اچھی نہیں ہو سکتی۔

ر۔ تو کیو نکر جانتی ہے۔

ح۔ وہ تو ہوئی اُسکی پیاری۔

ر۔ پیاری کے کیا معنے۔

ح یعنی وہ ضرورت کے وقت اُسکی حرص پوری کرتی ہے۔

ر۔ اچھا تو کسطرح جانتی ہے۔

ح میں اُنکو آنکھوں سے دیکھا ہے۔

ر۔ تو جھوٹ بکتی ہے۔

ح۔ نہیں میں سچ کہتی ہوں۔

ر تو نے کب دیکھا۔

ح کوئی پندرہ دن کی بات ہے۔

ر کسطرح دیکھا۔

ح دوپہر کیوقت جبکہ میں اپنے کمرہ میں سوئی ہوئی تھی تو اُسوقت وہ آپس میں چھیڑ چھاڑ کر رہے تھے۔

ر چھیڑ چھاڑ کے کیا معنے!!۔

ح معنے تم خود سمجھ سکتی ہو۔

ر مجھے یقین نہین کہ زبیدہ ایسی ہو۔

ح میں قسمیہ کہتی ہوں۔

ر اُسکی بھولی بھالی صورت سے اِتنی اُمید نہیں۔

ح خواہ تم مانو یا نہ مانو مگر میں نے اِنکو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

ر اِس کی مہذبانہ گفتگو سے ایسا قصور سرزد ہونا ناممکن۔

ح خواہ مخواہ کیوں جھگڑتی ہو۔

ناظرین۔ اِن دونوں عورتوں کو اِسی جگہ چھوڑ دو اور غلام محمدؐ دیکھو کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ اِس وقت غلام محمدؐ ایک [illegible] کی کو اسطرح کہہ رہا ہے۔

غ آمنہ جاؤ والدہ کو جا کر بلا لاؤ۔

ا میں کہاں سے بلا لاؤں۔

غ تجھے معلوم نہیں۔

ا مجھے تو معلوم نہیں۔ ابھی آمنہ اتنا کہنا بھی نہ پائی تھی کہ دو عورتیں آہستہ آہستہ اندر گئیں

غ (ایک طرف مخاطب) کہاں گئی ہوئی تھی۔ ذرا رسولاں کے مکان تک گئی تھی"

غ (رسولاں کیطرف اِشارہ کر کے) رسولاں کیا حمیدہ تیرے ساتھ گئی تھی۔

ر جی ہاں۔

غ خیر کوئی مضایقہ نہیں۔

ر تو اب میں جاتی ہوں۔

ح ہیں اِتنی جلدی۔

ع اچھا تو خدا حافظ۔ پھر رسولاں اتنی کہکر چلی گئی

غ (ذرا دیر ٹھہر کر) ح مجھے زیور اُتار دینا بہت میلا ہو گیا ہے سنار کو دے آؤنگا۔

ح (غصہ سے) سنار کو تو نہیں مگر اپنی اماں کو دے آؤگے؟

غ دیکھو حمیدہ زبان کو سنبھالو۔

ح میں تو کبھی زیور نہ دوں گی۔

غ کیوں نہیں دیگی۔

ح میری مرضی۔

غ ایسی تیسی تیری مرضی کی میں زبردستی لے لونگا۔

ح بڑا اگیا لینے والا۔
غ بتاؤں تجھے حرام زادی عورت۔
ح مجھے کیوں بتائیگا بتا جاکر اماں کو۔
غ اماں تو ہی ہے۔
ح چل دور ہو میری آنکھوں سے ورنہ ابھی
غ ابھی کیا
ح ابھی اپنے آپ کو ہلاک کرلونگی
غ اسطرح کسی اور کو ڈراؤ مین نہین
ڈرونگا۔
ح تیرے اچھے بھی ڈرینگے۔
غ آمنہ لاؤ اندر سے چابک مین تو
اِسکو ہلاک ہونیکا مزا بتاؤں۔
ح چل دور رہو آنکھوں سے مزا بتانیوالا
اگیا بڑا۔
غ بکتی کیوں ہے حرام زادی۔
ح تم ہو گے حرام زادے مین خواہ نخواہ
غ مجھکو کہتی ہے
ح نہیں تیرے فرشتوں کو۔
غ چھنال حرام زادی دکھاؤں تجھے مزا
ح دکھاؤ جاکر اماں کو مجھے خواہ نخواہ
دکھاؤ گے۔
غ آمنہ لاؤ کوڑا مین نے تمکو کہا تہا
آمنہ خدا کرے ایسے باپ کو موت ہی آگئی ہتا

غ (غصہ سے) آمنہ لاؤ چابک۔
آ۔ کہاؤ جان کو مجھے معلوم نہیں کہ
چابک کہاں رکھی ہے
غ۔ اچھا مین خود لاتا ہوں اِتنا کہکر
غلام محمد تو اندر چابک لینے گیا اور حمیدہ
فوراً ہی کوٹھے پر چڑھ گئی اور یوں بولی۔
ح لو اب مین جاتی ہوں۔
آ۔ خدا کیواسطے نان جا حمیدہ پھر اتنے مین
غلام محمد چابک لیکر باہر آیا اور حمیدہ کو
کوٹھے چڑہا دیکھکر یوں بولا
غ مر حرام زادی کس طرح مرتی ہے۔
ح مروں۔
غ بیشک مرجاؤ پرواہ نہیں۔
ح پھر پچھتاؤ گے
غ پچھتائیگی مری جوتی پھر غلام محمد
اِتنا کہکر کوڑا ہاتھہ مین لئے اوپر چڑھ آیا
اور حمیدہ کو مار ہی دیتا کہ حمیدہ بسم اللہ
کہکر کوٹھے سے کود پڑی اُف غضب ہو گیا
باتوں ہی باتوں مین ایک پیاری جان۔
مفت مین ضایع ہو گئی حمیدہ سر کے بل
نیچے آرہی دماغ پھٹ گیا ناک مُنہ سے
خون جاری آخری دم آنا شروع ہوا
آمنہ نے شور وغل مچادیا محلہ کے لوگ

ہمسائے وغیرہ آ جمع ہوئے اب غلام محمد
ڈھاڑیں مار مار کر رو رہا ہے ہمسایوں میں سے
ایک نے یوں کہا۔
شخص۔ آخر ہوا کیا۔
غ۔ (سر پیٹ کر) میری قسمت
شخص آخر کچھ بتاؤ بھی ناں۔
غ بتاتا کیا سے کوٹھے سے گر پڑی ہے
ایک عورت (حیرانی سے) کوٹھے گر پڑی ہے
غ جی ہاں کوٹھے سے۔
۱۔ کیا پیاری صورت۔
۲ دیکھو رنگ کیسا نکھرا ہے۔
۳۔ زردی ہی برس گئی ہے۔
۴ بھلا اتنا خون نکل جائے اور پھر
زردی نہ ہو کیا بنے!
۵ چہرہ تو دیکھو جیسے گلاب کا پھول
ہوتا ہے
۶ بیچاری بڑی خوش خلق عورت تھی۔
۷ میری بڑی واقف تھی کبھی کبھی...
۸ ابھی کل بڑی خوشی سے میرے
ساتھ باتیں کر رہی تھی۔
۹ تقدیر سے بے خبر تھی۔
۱۰ بیچاری کو کیا معلوم تھا کہ قضا کا
فرشتہ آج آ جائے گا۔

۔ ایک پُر درد آواز) ہائے میری اماں
آنکھیں تو کھولو۔
غ۔ لوگو پرے ہٹ جاؤ میں ہاتھ جوڑتا
ہوں پرے ہٹ جاؤ۔
۱۔ ڈاکٹر کو تو بلاؤ۔
۲ ہاں کہیں شاید چوٹ لگ کر دم رک گیا ہے
غ (ایک کی طرف مخاطب ہو کر) ذرا
آپ رحیم خان ڈاکٹر تک جائیے ان کو
بلا لائیے۔
اصغر (پر درد آواز سے) اماں کیا مجھ سے
خفا ہو جواب تو دو زور سے ہائے
میری اماں۔ ہائے میری اماں۔
۱ لڑکی صبر کرو۔
۲ رونے سے کیا بنتا ہے صبر کرو۔
۳ دیکھو آنکھیں کھولدیں۔
۴ اہوں۔ اہوں۔ توبہ۔ توبہ۔
۵ جاکنی کا وقت ہے شور مت کرو۔
۶ بیٹھے بٹھلائے بیچاری پر بجلی گر گئی
۷ یہ معصوم بچے کیا کریں گے
۸ ان کا خدا حافظ ہے اگر زندگی ہے
تو بچ ہی رہے ہیں گے ورنہ۔۔۔۔۔
غ (ہاتھ جوڑ کر) خدا کیواسطے ذرا پرے
ہٹ جاؤ۔ جاؤ اپنے اپنے گھر بیٹھو۔

ایک شخص ڈاکٹر صاحب آ گیے ہین
ع لاؤ اُنکو اندر پھر ڈاکٹر رحیم خان
گاڑی سے اُتر کر حمیدہ کے پاس
آئے اور دیکھکر کہنے لگے اوہ یہ تو
ٹھنڈی بھی ہو گئی ہے پھر ڈاکٹر
صاحب اپنی فیس لیکر چلے بنے اتنے
مین پولس بھی آ گئی اُنکو بھی بیس پچیس روپیہ
دیکر ٹالا مگر کہان پھر تو تار بندھ گیا
ایک سپاہی آتا ایک جاتا غرضیکہ کتنے
روپیہ لاتعداد جوانون کو تقسیم کرتا آخر
کار حمیدہ کی لاش کو بڑے ہسپتال لے
گئے اور غلام محمد کو کوتوالی گرفتار
کر کے لے گئے۔

باب گیارھوان خاتمہ

ایک عمدہ وضعدار بیٹھک مین تین آدمی
بیٹھے اس طرح باتین کر رہے ہین
اِن مین سے ایک عورت ہے اور دو
آدمی ہین ایک تو ہمارا دل چلا قریبی احمد
اور ایک دوسرا عبد السلام ہے اور وہ
جو عورت ہے اسکا نام نور النسا ہے
جو عبد السلام کی بہن ہے۔

ا پھر آپ نے کچھ جواب ندیا
ع مین نے تو کہدیا کہ نہین ہو سکتا۔
ا۔ کیون نہین ہو سکتا۔
ع اِس مین میری بے ایمانی پائی
جاتی ہے۔
ا آگے تو آپ پاک صاف ہی ہین۔
ع مین کب کہتا ہون کہ مین پاک صاف
ہون۔
ا اگر پاک صاف نہین تو پھر انکار
کیون کرتے ہو
ع اچھا آپ اُجرت کیا دوگے۔
ا جتنی تم کہوگے۔
ع پچاس روپیہ سے کوڑی کم نہین لونگا
ا۔ مین پچیس روپیہ دونگا۔
ع۔ مین بھی نہ لونگا۔
ا۔ اچھا تیس روپیہ لیلو۔
ن۔ نہین تھوڑے ہین۔
ا تیس نہین پینتیس روپیہ ملینگے۔
اگر لینے ہون تو ابھی لادون۔
ن پہلے روپیہ لاؤ۔

ا (روپے گنکر) یہ لو بتیس روپے
جاؤ جلدی لاؤ۔

پھر نور النسا اور عبد السلام تو باہر کو
کو چلے گئے مگر احمد بیٹھا بیٹھا یون
چلانے لگا۔

ا۔ امجد! امجد!!

امجد۔ حضور

ا جاؤ ایک بند گاڑی کرایہ پر لے آؤ۔

امجد وہ کیون۔

ا (آہستہ سے) مین آج ہی یہان سے
کوچ کرکے سیالکوٹ پہنچکر جمون جاؤنگا
اور تمنے آہستہ آہستہ اسباب باندھکر
میرے بعد آٹھ روز کے کوچ کر دینا اور
مجھے جمون مین آکر ملنا

امجد (حیرانی سے) وجہ کیا؟

ا۔ وجہ کو اسوقت رہنے دو۔ جاؤ
ایک گاڑی بہت جلد کرایہ پر لے آؤ۔

امجد بہت بہتر کہکر۔ گاڑی لینے کو چلا گیا
احمد پھر اکیلا بیٹھا بیٹھا اُکتا گیا تو دل ہی
دل مین کچھ سوچنے لگا۔ سوچتا کیا ہے
یہی کہ آمنہ آتی ہوگی مین اُسکو گاڑی پر
سوار کرکے تیر ہو جاؤنگا یوسف ہاتھ ملتا
رہ جائیگا مگر ادھر کی سنیئے جب نور النساء
آمنہ کے مکان پر گئی تو اسوقت آمنہ کو
اکیلا ہی پایا کیونکہ اس کا باپ تو کوتوالی مین
پکڑا آگیا تھا اور والدہ مر ہی چکی تھی! اسلئے
نور النساء نے میدان صاف دیکھکر آمنہ کو
اسطرح کہا۔

ن آمنہ خیر تو ہی۔

آمنہ (آنسو پونچھ کر) ہائے خیر کیسی مین تو
مر گئی

ن (حیرانی سے) کیون۔

آ۔ آج والدہ کا انتقال ہو......

ن (بات کاٹ کر) ہین حمیدہ مر گئی۔

ا (روکر) ہان ابھی اُسکو ہسپتال مین لے
گئے ہین۔

ن ہوا کیا؟

آ۔ کوٹھے پر سے گر پڑی۔

ن خیر مرنے والے پر تو خدا کی رحمت مگر....

ا مگر کیا۔

ن۔ تم تیار ہو جاؤ۔

کہان کے لئے۔

ن ابھی بھول گئے۔

آ مین تو نہین بھولی۔

ن یوسف تیرا انتظار کر رہا ہے..

ا جھوٹ بولتی ہے وہ تو آج رڑکی مین ہونگے

ن تو اور سنو وہ تو اسٹیشن پر کھڑے
آپکا انتظار کر رہے ہیں ۔

ا تو کیا وہ لڑکی نہیں گئے ۔

ن نہیں ۔

ا صلاح کیا ہے ۔

ن بس یہی کہ آپکو ساتھ لیکر کہیں چل
نکلیے

ا ان کے باپ نے کیا انکو جواب دیدیا

ن ہاں اور کیا ؟

ا اچھا پھر چلو ۔ اتنا کہکر آمنہ اٹھ
کھڑی ہوئی اور ایک صندوقچی جسمیں تمام
زیورات جڑاؤ وغیرہ تھے بغل میں ماری
اور نور النسا کے ساتھ ساتھ ہولی
تھوڑی دور جاکر ایک گاڑی میں جو
(عبد السلام نے پہلے ہی سے کھڑی کر
رکھی تھی) بیٹھ گئی اور گاڑی سیدھی
سٹیشن کیطرف جاتی دکھائی دی ۔
اب میاں احمد کی سنیئے جب امجد
گاڑی لیکر آیا تو انہوں نے جو نقدی
کہ ہاتھ آئی اڑائی اور گاڑی میں
بیٹھ سٹیشن لاہور پر آگئے اور آکر دو
ٹکٹ جہلم کے دوسرے درجہ کے
خرید کئے اور نور النسا کے پاس آکر
اسطرح کہا

آ لے آئے ہو ۔

ن (آہستہ سے) جی ہاں میں لے آئی ہوں
آگے سنبھالنا آپکا کام ہے ۔

ا میں نے ٹکٹ خرید لئے ہیں تم انکو
ایک دوسرے درجہ کی گاڑی میں بٹھا دو

ن بہتر کہکر گاڑی سے اتری اور آمنہ کو
ساتھ لئے ہوئے سٹیشن کے اندر آئی
اور پھر آمنہ کو دوسرے درجہ کی گاڑی
میں بٹھا آپ غیب ہو گئی پھر گاڑی نے
بھی وسل دیا اور پلیٹ فارم سے آہستہ
آہستہ چل پڑی ایک نوجوان دوسرے
درجہ کی گاڑی میں چڑھتا ہوا دکھائی دیا
یہ نوجوان وہی ہمارا فریبی احمد ہے
جب آمنہ نے اسکی شکل دیکھی تو اسکے
خیال پلٹ گئے کیونکہ اسکو امید تھی کہ
ابھی یوسف گاڑی کے اندر سوار ہوگا
مگر یہ تو کوئی اور ہی نکلا آمنہ برہم ہوکر
اسطرح بولی ۔

آ احمد بھائی تم کون ہو ۔

احمد میں آپکا دلدادہ احمد ہوں ۔

آ منہ سنبھال کے بات کرو ۔

آخر بہت سی دیر کے بعد آمنہ نے (جو کہ

ایک ضعیف الاعتقاد عورت تھی منظور کر لیا کہ یوسف کی محبت کو بالکل ترک کر دے اور احمد کی دوستی میں رہکر جموں میں جاکر رہے جائے افسوس ہے کہ آمنہ نے یوسف کی دوستی کا ذرا بھی قدر نکر کے اسکا صلہ یہ دیا کہ آخر کو اسکی دوستی کو بالکل ترک کر دیا گو یوسف نے بہت سی خاک چھانی کہ کہیں آمنہ کا پتہ ملے مگر بے فائدہ آخر کار اسنے دل میں یہ ٹھان لی اب کسی نامحرم کو اپنا دوست نہ بناؤنگا اور نہ ہی اپنے دل کا بھید کسی سے ظاہر کرونگا انکا حال تو ناظرین پر بخوبی واضح ہو گیا مگر اب غلام محمد کا سنئے۔ کہ اس سے کب ہوا زیادہ میں چھان کی ہمیں چنداں ضرورت نہیں صرف اتنا لکھدینا کافی ہوگا کہ دس پندرہ روز کی کشمکش کے بعد بہت سا روپیہ ضایع کر کے کف افسوس ملتا ہوا گھر بیٹھ گیا یعنی اب بالکل آوارہ سودائیوں کی سی باتیں کرتا رہتا ہے۔

لو ناظرین ہماری کہانی ختم اب ہم آپ سے رخصت ہوتے ہیں۔

اسلام علیکم

تمام شد

تھیٹریکل ڈرامے

نام کتاب	نام مصنف	قیمت	محصول ڈاک
مار آستین عرف ہیملیٹ		۱۲ار	۲ر
رومی جولیٹ عرف گلنار فیروز	مصنفہ سید مہدی حسن خاں صاحب احسن لکھنوی	۹ر	۳ر
گلستان صحت چندراولی نیک نیت	... // ... // ...	۱۲ار	۲ر
مرچنٹ آف وینس عرف دل فروش	... // ... // ...	۱۲ار	۲ر
آئینہ سکندری عرف جام جہان نما	مصنفہ سید عباس علی صاحب	۸ر	۳ر
گلروز رینہ	... // ... // ...	۱۲ار	۳ر
مہاراجہ گوپی چند	... // ... // ...	۸ر	۳ر
آب ابلیس	مصنفہ منشی مراد صاحب ...	۸ر	۳ر
شہزادہ ممتاز	مصنفہ منشی دھنپت رائے صاحب	۸ر	۳ر
رکمنی منگل یا کرشن کمار ناٹک ...	... // ... // ...	۴ر	۲ر
آفتاب اجودھیا عرف ہریشچند	مصنفہ جناب غلام علی صاحب	۱۲ار	۳ر
قمر الزمان	مشہور پارسی کمپنی کا ڈراما ..	۱۲ار	۳ر
داؤ پیچ ناٹک	... // ... // ...	۱۲ار	۳ر
بلبل و بہار خوبی قسمت	... // ... // ...	۱۲ار	۳ر
دلیر دل شیر	... // ... // ...	۱۲ار	۳ر
نازاں	... // ... // ...	۱۲ار	۳ر
سرفروش	نیا ڈراما نراین والا ... //	۱۲ار	۳ر
سفید خون	... // ... // ...	۴	۳ر
مالن کی بیٹی	... // ... // ...	۱۲ار	۱۲ر

Some thing is better
than nothing.

[illegible]
Sub-Inspector

peer. najumud-din
srinagar. kashmir
shopkaper Amera kaddil